وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن۔۶۰)

اور (اے لوگو!) تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا

مِفْتَاحُ النَّجَاحُ

(قرآن وحدیث پر مبنی مستند دعائیں)

سیّد عبدالرّؤف ؒ



ولایت سنز (پبلشرز)
لاہور • کراچی • پاکستان



الکتاب

اردو کے قدیم وجدید تراجم وتفاسیر سے مرتب قرآن مجید
کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ضروری تشریحات کے ساتھ

ترتیب وتہذیب
ڈاکٹر محمد عثمانؒ
بانی وسرپرست
قرآن فاؤنڈیشن

صفحات : 1648
سائز: 7.5x9.5
اعلیٰ طباعت
مجلد خوبصورت ٹائٹل اعلیٰ کوالٹی بائبل پیپر

اضافی خصوصیات:
- فہرست (بہ لحاظ ترتیب تلاوت) • فہرست (بلحاظ حروف تہجی)
- فہرست (اجزاء/پارہ) • فہرست (منازل)
- قرآن فہمی پر مشتمل مضمون "فہم قرآن" • سورہ فاتحہ اور انجیلی دعا کا موازنہ
- "سورۂ فاتحہ کی اہمیت اور اس کی خصوصیات" پر ایک خصوصی مضمون
- آخر میں حروف تہجی کے لحاظ سے 34 صفحات پر مشتمل "فہرست موضوعات"

قیمت -/525



تَیسِیرُ القُرآن

آسان قرآنی / عربی گرامر
تالیف : پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب شہیدؒ
گولڈ میڈلسٹ ریاض یونیورسٹی (سعودی عرب)
سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

اعلیٰ طباعت سائز: 8.25x11
اعلیٰ کوالٹی امپورٹڈ آفسٹ پیپر 70 گرام
خوبصورت ٹائٹل 4 کلر آرٹ کارڈ 260 گرام
بائنڈنگ پیپر بیک

قیمت { اعلیٰ ایڈیشن -/80
عوامی ایڈیشن -/50 }

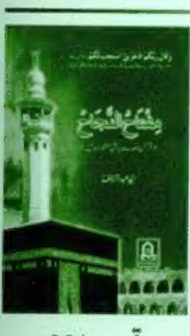


تجلی قرآن

قرآن مجید کی منتخب سورتیں اور احادیث مبارکہ کی روشنی
میں ان کے فضائل بمعہ روزمرہ کی مستند دعائیں
مرتبہ: محمودہ غلام احمد

صفحات : 132 سائز: 4.75x7
2 کلر اعلیٰ طباعت اعلیٰ کوالٹی لوکل پیپر 68 گرام
4 کلر خوبصورت ٹائٹل آرٹ کارڈ 260 گرام
بائنڈنگ پیپر بیک

قیمت -/60



مِفتَاحُ النَّجَاح

قرآن وحدیث پر مبنی مستند دعائیں
مولف : سید عبدالرؤف

صفحات : 156 سائز: 5.5x8.5
اعلیٰ طباعت اعلیٰ کوالٹی لوکل پیپر 68 گرام
4 کلر خوبصورت ٹائٹل آرٹ کارڈ 260 گرام
بائنڈنگ پیپر بیک

قیمت -/80

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن ۔ ٦٠)

اور (اے لوگو!) تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا

مِفْتَاحُ النَّجَاحُ

(قرآن وحدیث سے ماخوذ دعائیں)

مؤلف

سیّد عبدالرؤفؒ

ولایت سنز (پبلشرز)

لاہور • کراچی • پاکستان

نام کتاب	: مِفْتَاحُ النَّجَاحُ
مؤلف	: سید عبدالرؤف
طبع جدید بار سوم	: رمضان المبارک 1426ھ / اکتوبر 2005ء
تعداد	: 1000 صفحات : 156
نگران اشاعت	: عاصم مرزا ڈیزائننگ : عباس مشتاق
اہتمام	: ابو عاصم رحمت بیگ مرزا
ناشر و طابع	: ولایت سنز (پبلشرز)
ہیڈ آفس لاہور	: محمدی ہاؤس، ۱۴- ایبٹ روڈ، لاہور - پاکستان فون: 4 - 6311513 فیکس: 042-6311512 ای میل: walayatsons@yahoo.com
کراچی	: 4- عدنان مینشن، پاکستان چوک، کراچی- پاکستان فون: 2633693 فیکس: 021-2633246 ای میل: walayatsons@sat.net.pk
قیمت	: -/80 روپے
آئی ایس بی این	: 969-8690-05-0

گزارش

قرآن وحدیث پر مبنی روزمرہ کی مستند دعاؤں پر مشتمل یہ خوبصورت کتاب مفتاح النجاح خود پڑھیں اور عزیز و اقارب کو بھی تحفہ میں دیں۔ یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

مِفْتَاحُ النَّجَاحُ

پاکستان کے تمام مذہبی کتب کے معیاری شوروموں پر دستیاب ہے نہ ملنے کی صورت میں **ولایت سنز** (پبلشرز) لاہور ہیڈ آفس رابطہ فرمائیں۔

حُسنِ ترتیب

انتساب

ہر اُس کلمہ گو
کے نام
جس کے ایمان کی بنیاد
توحید و رسالت ہے۔

عرضِ ناشر

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اگر مومن ہتھیاروں سے لیس ہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہو تو دنیا اور آخرت کی کامیابی یقینی ہے۔ زیرِ نظر کتاب مفتاح النجاح (نجات کی چابی) محترم سید عبدالرؤف ؒ کی تالیف ہے۔ محترم مؤلف نے بہت محنت سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ قرآن وحدیث سے مستند دعائیں ہی ضبطِ تحریر میں لائی جائیں تاکہ مسلم خواتین وحضرات اس سے مستفید ہو سکیں۔

یہ کتاب میرے محترم دوست جاوید اختر صاحب اور عبدالوحید صاحب نے مجھے طبع کرنے کیلئے دی۔ مَیں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو محسوس کیا کہ تھوڑی سی محنت سے اس کو مزید مستند بنایا جا سکتا ہے۔ مؤلف نے حوالوں کیلئے صرف احادیث کی کتب کا نام استعمال کیا ہے۔ میں نے سوچا کیوں نہ حوالوں کے ساتھ حدیث نمبر، جلد نمبر اور صفحہ نمبر دے دیا جائے تاکہ قارئین کو اطمینان ہو کہ دعائیں مستند احادیث سے ہی لی گئی ہیں۔

اس اہم کام کے لئے میں نے شیخ الحدیث محترم حافظ عبدالجبار مدنی صاحب جو مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے فارغ التحصیل ہیں اور آجکل فہم قرآن انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والے ماہنامہ مجلّہ فہم قرآن کے لئے تیسیر القرآن ڈکشنری، قرآن مجید کی لغوی تشریح اور لغۃ القرآن قسط وار تحریر فرما رہے ہیں، سے استدعا کی کہ اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈالیں اور احادیث کے حوالے بمع حدیث نمبر، جلد نمبر اور صفحہ نمبر تحریر فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے میری استدعا کو قبول فرماتے ہوئے اس کارِ خیر میں حصہ لیا، بڑی محنت اور ذمہ داری سے تقریباً نوے فیصد احادیث کے حوالے تحریر فرما دیئے ہیں۔

الحمد للہ! اب یہ قرآن وحدیث پر مبنی دعاؤں کی مستند کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم حافظ صاحب کو دنیا اور آخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین۔

قرآنی متن کی حرکات، اردو متن میں کتابت کی غلطیاں، جملوں اور پیراگراف کی ترتیب اس طرح صحیح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اصلی متن کا مفہوم قائم رہے۔

مذکورہ کتاب آج سے تقریباً 16 سال قبل رمضان المبارک 1409ھ، اپریل 1989ء میں محترم شیخ محمد حنیف صاحب نے کراچی سے چھپوا کر تقسیم کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

میں یہ سطور تحریر کر رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب سے رابطہ کر کے مؤلف محترم سید عبدالرؤف صاحب کا شکریہ ادا کروں جن کی وجہ سے مجھے یہ کتاب شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

میں نے محترم شیخ محمد حنیف صاحب سے رابطہ کر کے محترم مؤلف کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تین سال قبل ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ یہ سن کر بہت دکھ ہوا اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ محترم سید عبدالرؤف صاحب کی اس کاوش کو مقبول ومنظور فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں دعا ہے کہ جن حضرات نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے اور قارئین کو اس کتاب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بتاریخ: 6 شعبان 1425ھ
22 ستمبر 2004ء

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ابو عاصم رحمت بیگ مرزا
منتظم اعلیٰ
ولایت سنز (پبلشرز)

عرضِ حال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

آجکل دنیا میں تقریباً ہر شخص پریشان حال اور بے چینی کا شکار ہے۔ امیر اور غریب، حاکم و محکوم، مرد و عورت، سب اس میں یکساں ہیں۔ مادی وسائل، تدابیر، علم و دانش، سائنسی ترقی اور علوم و فنون کے باوجود اطمینانِ قلب آجکل شاید ہی کسی کو نصیب ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طریقہ سے یہ حاصل ہوتا ہے اُس کو یا تو ہم جانتے ہی نہیں اور جانتے بھی ہیں تو اس کو اختیار نہیں کرتے۔ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے یہ نعمت بے بہا یقیناً حاصل ہو سکتی ہے؟

وہ ہے ذِکْرُ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد۔۲۸)

ترجمہ: ''خوب اچھی طرح جان لو کہ اطمینان قلب اور راحت و چین صرف اللہ کی یاد سے ملتا ہے''۔

تشریح: اللہ کی یاد کا سب سے آسان ذریعہ دعا ہے جو کہ عین عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ (ترمذی رقم 3596۔ ج9۔ ص260)

ترجمہ: ''دعا ہی عبادت ہے''

تشریح: دعا وہ چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کے ہر معاملہ کو اپنے ذمہ لے کر

اس کو اس میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ط (الزمر۔۳۶)

ترجمہ: یعنی کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟

اور ظاہر ہے "بندہ" وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں بندگی پائی جائے اور بندگی نام ہے عبادت کا جبکہ دعا حدیث بالا کے مطابق عین عبادت ہے۔ اس لیے اگر ہم دعا کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں تو حسبِ وعدہ الٰہی یقیناً ہمیں اطمینان قلب اور سکون وچین حاصل رہے گا۔

انسانی فطرت ہے کہ جس چیز میں اس کو کوئی مادی فائدہ نظر آتا ہے تو وہ اس کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ دعا کے ذریعہ ہر جائز مراد پوری ہو جاتی ہے۔ جس کا تجربہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ " (المومن۔۶۰)

ترجمہ: یعنی مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

راقم الحروف کے پاس اکثر اقارب واحباب اور دیگر اشخاص اپنے اپنے مختلف قسم کے مسائل کے حل کی تلاش میں آتے رہتے ہیں۔ ان کو اذکار وادعیہ ماثورہ ومسنونہ بتائی گئیں اور انہوں نے اس پر عمل کیا تو ان کو کامیابی کا حیرت انگیز مشاہدہ ہوا جس سے دعا مانگنے کی رغبت اور بڑھی۔ اس لئے خیال پیدا ہوا کہ ایک مختصر سا مجموعہ مسنون اور ماثورہ دعاؤں اور اذکار کا تیار کر دیا جائے تا کہ درج ذیل حدیث پر عمل بھی ہو جائے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً (بخاری رقم678)

ترجمہ: "یعنی ایک آیت بھی معلوم ہو تو دوسروں تک اس کو میری طرف سے پہنچا دو"۔

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ (ترمذی رقم2795۔ ج7۔ ص348)

ترجمہ: یعنی خوش وخرم رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے کوئی بات ہم سے سنی اور اس کو جس طرح سنا اسی طرح اسے دوسروں تک پہنچایا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اذامات الانسان انقطع عنهُ عملهُ الاّ من ثلثة صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له (مسلم رقم 631۔باب الوصیۃ)

ترجمہ: یعنی جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے ایک تو صدقہ جاریہ دوسرے کوئی علم جس سے لوگ فائدہ حاصل کریں اور تیسرے نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

واللہ المستعان و علیه البلاغ

دوسروں کے لئے یہ مجموعہ اذکار و ادعیہ ان شاء اللہ اس طرح موجب برکت ثابت ہوگا کہ جب وہ اس کا استعمال کریں گے خواہ وہ دنیوی اغراض و مقاصد ہی کے لئے کیوں نہ ہو تو وہ اللہ کے ذکر کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ جس کی وجہ سے ارشاد الٰہی

"الا بذكر الله تطمئن القلوب"

کے تحت جب ان کو سکون و اطمینان قلب جیسی بیش بہا دولت حاصل ہو جائے گی جو اس زمانہ میں عنقا ہے اور یہ تو دنیوی اغراض و مقاصد کے لئے کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا یہ ذکر ان کو اللہ کے ذکر کے حقیقی فائدہ یعنی ہر شعبہ زندگی میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور تقویٰ سے ہمکنار کر دے۔ کیونکہ نیکی نیکی کو کھینچتی ہے۔

وما ذالک علی الله بعزيز

اگر مسنون دعاؤں کو معنی سمجھ کر پڑھا جائے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق غافل دل سے پڑھی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی تو کوئی بھلائی دنیا اور آخرت کی ایسی نہیں جو دعا سے حاصل نہ ہو سکے۔

دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمل یا دعا نہ سکھائی ہو۔ اس لیے ہمیں اپنے مقصد کی مسنون دعائیں معلوم کر کے پڑھنی چاہئیں تا کہ کامیابی یقینی ہو جائے۔

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ اپنی دعاؤں کے وقت مؤلف کو نہ بھولیں۔ جیسے کہ مسلم شریف کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جب بھی کوئی مسلم اپنے دوسرے مسلم بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کوئی دعا مانگتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ”تجھے بھی ویسا ہی ملے جیسا تو اپنے بھائی کے لئے مانگ رہا ہے“ اور جس کو فرشتہ کی دعا نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کون خوش قسمت ہو سکتا ہے اور پھر اس کی دعا کی قبولیت میں کیا شک ہو سکتا ہے“۔ (صحیح مسلم رقم۔ 2732)

میں قاری سلطان احمد صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس تحریر کی ترتیب و تسوید میں میری مدد کی۔ فجزاہ اللہ خیرا

آخر میں یہ بتا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ اذکار و ادعیہ کی تالیف میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوئی ایسی مسنون دعا یا ذکر نہ آئے جو صحیح روایت سے ثابت نہ ہو۔ پھر بھی اگر کوئی غلطی سہواً ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔ اٰمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سید عبد الرؤف

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی

رسولہ النبی الکریم۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

دنیا میں ہر شخص کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے مگر بہت کم لوگ ہیں جو اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں اس کی یہ وجہ ہے کہ اکثر لوگ اپنے مقصد کے حصول کیلئے اسباب کے ساتھ محض مادی تدابیر اختیار کرتے ہیں اس پر بھروسہ کر کے بیٹھے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے تعلق رہتے ہیں۔ حالانکہ ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ ہر قسم کی کامیابی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے کامیابی عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے کامیابی سے محروم کر دیتا ہے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرائے میں قرآن مجید میں ذکر کیا ہے مثلاً ایک آیت میں اس کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آل عمران۔۲۶)

ترجمہ: کہہ دو اے اللہ! تمام بادشاہوں کے مالک تو جسکو چاہتا ہے بادشاہت عطا کرتا ہے اور جس سے تو چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے اور جسکو تو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

الغرض ہر قسم کی کامیابی صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ

ہر قسم کا نفع حاصل کرنے اور نقصان اور تکلیف سے بچنے کیلئے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کیا جائے اور اسی پر بھروسہ کیا جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ضروری اور جائز مادی تدابیر اختیار نہ کی جائیں اور حصول مقصد کیلئے اپنی بھرپور کوشش نہ کی جائے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ہر امکانی تدبیر اور کوشش کرتے ہوئے کامیابی کیلئے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا جائے اور اسی سے مانگا جائے اور دل میں یہ یقین رکھا جائے کہ ہماری کوئی تدبیر اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰہِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ (صحیح مسلم فی القدر، رقم 2664)

ترجمہ: ہر مفید بات کیلئے کوشش کرو اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہو اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہ بیٹھ جاؤ اور پھر کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف ہو جائے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہو جاتا بلکہ کہو تقدیر میں یوں ہی تھا جو اللہ کو منظور تھا ہو گیا، بے شک ''اگر'' (یعنی کلمہ لَوْ) شیطان کے عمل کو کھولتا ہے۔

یہ ہے سنہری اصول کامیابی حاصل کرنے کا جو ہمیں اسلام سکھاتا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر قسم کی کامیابی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جسکو نہیں چاہتا نہیں عطا کرتا اس لیے ضروری ہے کہ ہم ہر معاملہ میں صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سے کامرانی طلب کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ سے کامیابی حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

یہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف آیات میں ہمیں بتا دیا ہے، اس سلسلہ میں سورۃ

البقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک جامع فرمان ان الفاظ میں ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آیت۔۱۸۹)

ترجمہ: ''تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''

اسی طرح سورۃ طلاق آیت نمبر۲ اور۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

ترجمہ: جو کوئی تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی ہر مشکل آسان کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی عطا کرے گا جہاں سے اسکو گمان تک نہ ہو۔

اسی سورۃ طلاق آیت نمبر۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا

ترجمہ: جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیگا۔

تقویٰ نام ہے ہر وقت اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وارشادات کی پیروی کرنے کا۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ انسان متقی یعنی صاحب تقویٰ اسوقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ بہت سی ایسی چیزیں اور باتوں کو جنکے جائز و ناجائز ہونے میں شک ہو نہ چھوڑ دے، اس ڈر سے کہ کہیں کوئی ایسی بات یا کام نہ کر بیٹھے جو درحقیقت ناجائز ہو۔

(ترمذی رقم 2568۔ ج 7۔ ص 124)

الغرض اللہ تعالیٰ سے کامیابی حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اسکی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری کی جائے ،اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کامیابی حاصل کرنے اور مرادیں پوری کرانے کا جو طریقہ ہمیں بتایا ہے وہ ہے۔ **''دعا''** چنانچہ

ایک آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن۔۶۰)

ترجمہ: اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

ایک حدیث میں دعا کی اہمیت کو ظاہر کرنے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلدُّعَآءُ هُوَا لْعِبَادَ ةُ (ترمذی رقم 3596۔ ج9۔ ص 260)

ترجمہ: دعا ہی عبادت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ (البقرة۔۱۸۶)

ترجمہ: جب میرے بندے آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے میرے (اللہ کے) متعلق پوچھیں تو آپ ان کو بتا دیں کہ میں (شہ رگ سے بھی زیادہ) ان کے قریب ہوں اور جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں۔

ان اور ان جیسی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ دین و دنیا کی کامیابی اگر کسی ذریعہ سے حاصل کی جاسکتی ہے تو وہ دعا ہے۔

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا تو وہ چیز ہے کہ اس کے ذریعہ سے مشکل سے مشکل بلکہ اسباب ظاہری کے لحاظ سے ناممکن چیز بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں سورۃ مریم میں زکریا علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے کہ انہوں نے اپنے بوڑھا ہونے اور اپنی بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے اولاد ہونیکی دعا کی جسکو اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا اور ان کو دعا کی بدولت یحیٰی علیہ السلام جیسا فرزند ارجمند عطا کردیا۔

اسباب ظاہری کے لحاظ سے یہ بات اتنی مشکل معلوم ہوتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو لڑکا ہونیکی خوشخبری دی تو بتقاضائے بشریت ان کو یہ بات ناممکن سی معلوم ہوئی اس لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ "میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوسکتا ہے جبکہ میں بہت ہی بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ "یہ میرے لئے بہت آسان ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں نے تمہیں پیدا کیا جبکہ تم اس سے پہلے کچھ بھی نہ تھے"۔

دعا میں کتنی زبردست طاقت ہے، اس کا بیان بہت سی احادیث میں آیا ہے۔ مثلاً ترمذی کی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

(ترمذی رقم 2239۔ ج 2)

ترجمہ: کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹال سکتی سوائے دعا کے اور نہ کوئی چیز عمر کو بڑھا سکتی ہے، سوائے نیکی کے۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ تقدیر نام ہے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا اور دعا کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے اسکے فیصلہ کو بدلواتے ہیں۔ ہر شخص یا ہر حاکم اپنے فیصلہ کو بدلنا چاہے تو وہ خود اس کو بدل سکتا ہے اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے اور ہر بات پر قادر ہے تو پھر وہ اپنے فیصلہ کو کیوں نہیں بدل سکتا؟

اس بات کی تصریح خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کر دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ صلے ج وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ

(الرعد۔ ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: ہر کام کیلئے ایک وقت لکھا ہوا ہے۔ اللہ جس بات (فیصلہ) کو چاہتا ہے مٹا دیتا

ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رہنے دیتا ہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب۔

یہی وجہ ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ طواف کرتے ہوئے رو رو کر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَ عَلَیَّ شِقْوَۃً اَوْ ذَنْبًا فَامْحُہُ فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَآءُ وَ تُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ فَاجْعَلْہُ سَعَادَۃً وَمَغْفِرَۃً

(تفسیر ابن کثیر ج2۔ص519)

ترجمہ: اے اللہ! اگر تو نے مجھ پر بدنصیبی اور گناہ لکھ رکھے ہیں تو ان کو مٹا دے کیونکہ تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رہنے دیتا ہے۔ اصل کتاب تیرے ہی پاس ہے اس لیے تو اس کو سعادت اور بخشش میں بدل دے۔

اس کا مفہوم ایک اور دعا سے ثابت ہے جو اکثر سلف صالحین مانگا کرتے تھے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا اَشْقِیَآءَ فَامْحُہُ وَاکْتُبْنَا سُعَدَآءَ وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا سُعَدَآءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَآءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ

(تفسیر ابن کثیر ج2۔ص519)

ترجمہ: اے اللہ! اگر تو نے ہمیں بد بخت لکھا ہوا ہے تو اسکو مٹا کر ہمیں نیک بخت لکھ دے، اگر تو نے ہمیں پہلے ہی نیک بخت لکھا ہوا ہے تو اسکو ایسا ہی رہنے دے، کیونکہ تو جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسکو باقی رہنے دیتا ہے۔

اس لئے ہمیں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس دعا کو یاد کر کے پڑھتے رہنا چاہیے تا کہ ہمیشہ خوش نصیب رہیں۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ (ابراہیم۔۲۰)

ترجمہ: اللہ کیلئے یہ کچھ بھی مشکل نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:

لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِکَ مَعَ الدُّعَآءِ اَحَدٌ

(ترمذی حوالہ مستدرک حاکم ج1۔ص494)

ترجمہ: دعا مانگنے میں سست نہ پڑو کیونکہ دعا کے ہوتے ہوئے کوئی شخص ہرگز ہلاک نہیں ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی مصیبت یا پریشانی نہیں جو دعا کے ذریعہ دور نہ ہو سکے۔ دعا کی تاثیر اور افادیت کے متعلق ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَا يُغْنِیْ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَ الدُّعَآءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَآءَ يَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَآءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مستدرک حاکم رقم1856۔ج2۔ص162)

ترجمہ: احتیاط اور تدابیر سے تقدیر نہیں ٹل سکتی، دعا سے وہ مصیبت و پریشانی بھی ٹل جاتی ہے جو آ چکی ہو اور وہ بھی جو ابھی تک نہ آئی ہو۔ بسا اوقات کوئی بلا آ رہی ہوتی ہے اور دعا وہاں پہنچ کر اس سے لڑنے جھگڑنے لگ جاتی ہے، قیامت تک اس بلا کو دعا مانگنے والے تک نہیں پہنچنے دیتی۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(مستدرک حاکم رقم1855۔ج2۔ص162۔ترمذی رقم3606)

ترجمہ: دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا مومن شخص کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی مانند

ہے۔ جسطرح ہتھیار کے ذریعہ انسان اپنا بچاؤ اپنے دشمن سے کرتا ہے اسی طرح دعا کے ذریعہ وہ ہر قسم کی مصیبت و پریشانی وغیرہ سے اپنے آپکو بچا سکتا ہے اور ساتھ ساتھ اسکی وجہ سے اس کا دین بھی مضبوطی سے قائم رہتا ہے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ نے ایک اور حدیث میں فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِوَ الْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعآءَ فِيْ الرَّخَاءِ (مستدرک حاکم رقم 2041۔ ج2۔ ص239)

ترجمہ: جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب اور پریشانیوں میں اسکی دعا قبول کرے تو اسکو چاہیے کہ وہ صحت وخوشحالی اور امن وسکون کی حالت میں بہت دعا مانگا کرے۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبتوں، پریشانیوں اور نقصان سے بچنے اور مرادیں حاصل کرنے کیلئے دعا ایک اکسیری نسخہ ہے۔

دعا قبول ہونے کیلئے ضروری شرائط اور آداب

جس طرح دوا پورا فائدہ اسی وقت دیتی ہے کہ اسکو بتائے ہوئے طریقہ سے صحیح طور پر استعمال کیا جائے اور اس سلسلہ میں حکیم وڈاکٹر کا بتایا ہوا پرہیز پوری طرح کیا جائے ،اسی طرح دعا کا خاطر خواہ اثر اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اس کے آداب اور ضروری شرائط کا پوری طرح خیال رکھا جائے ،ان آداب وشرائط کا بیان قرآن وحدیث میں بڑی تفصیل سے آیا ہے۔جتنا زیادہ ان کا خیال رکھا جائیگا اور جتنی زیادہ یہ شرائط اور آداب کسی دعا میں پائی جائیں گی اتنی ہی زیادہ وہ دعا قبول ہوگی۔سب سے بڑی اور اہم شرط دعا کے قبول ہونے کی یہ ہے کہ رزق حلال یعنی کھانا پینا، پہننا حلال کمائی سے ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص مسافر ہے اور بڑی عاجزی سے گڑگڑا کر اللہ سے دعا مانگتا ہے مگر اسکی دعا قبول نہیں ہوتی ،قبول ہو بھی کیونکر، کیونکہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا اور اسکی تمام چیزیں حرام کی ہیں۔ (صحیحین)

ہماری دعائیں جو عام طور پر قبول نہیں ہوتیں اسکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم کمائی کرتے وقت یہ کبھی نہیں سوچتے کہ جو کچھ کما رہے ہیں وہ شرعاً حلال بھی ہے یا نہیں۔

ہمارا مقصد صرف مال ودولت حاصل کرنا ہوتا ہے خواہ وہ حرام ذریعہ سے ہو یا حلال سے، چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی بھی آئی ہے کہ:

ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ اکثر لوگ کمائی کرتے وقت اس بات کا خیال نہیں کرینگے کہ ان کی کمائی حلال ہے یا حرام، ان کا مطمع نظر صرف مال حاصل کرنا ہوگا۔

(صحیح بخاری رقم 633۔ج2۔ص356)

قرآن وحدیث میں کماتے وقت حلال اور حرام اور جائز وناجائز کا خیال رکھنے پر بہت زور دیا گیا

ہے۔دراصل انسان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حرام کمائی میں بالکل برکت نہیں ہوتی اور اس کا انجام دین و دنیا میں بہت بُرا ہوتا ہے خواہ بظاہر وہ بہت خوشنما اور مفید معلوم ہوتی ہو۔

آج کل جتنے ذرائع آمدنی ہیں اگر بغور دیکھا جائے تو ان میں سے اکثر ناجائز ہیں،سودی کاروبار کسی نہ کسی طرح پھیلا ہوا ہے۔خرید و فروخت لین دین اور تجارت وغیرہ میں ناجائز طریقے اکثر اختیار کئے جاتے ہیں جن سے ساری کمائی حرام ہو جاتی ہے،ملازمتیں اکثر ایسے اداروں اور کمپنیوں میں اچھی ملتی ہیں جو کسی نہ کسی طرح سود میں ملوث ہوتی ہیں۔اس لیے اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں اور عبادتیں قبول ہوں تو اس سلسلہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے اور جہاں بھی حرام کمائی کا شبہ ہو اس سے بچنا چاہئے۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے انسان کے ایمان کا امتحان ہوتا ہے اور جب انسان قطعی فیصلہ کر لے کہ مجھے ہرگز حرام کی کمائی نہیں کرنی اور اس سے بچتا رہے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور فضل سے اُتنی ہی یا اس سے بھی زیادہ آمدنی جائز ذرائع سے عطا فرماتا ہے۔اس سلسلہ میں اپنی سی پوری کوشش کے ساتھ اللہ سے بھی صدق دل سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ ہمیں حرام روزی سے بچا کر پاک اور حلال روزی عطا فرمائے ،اس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایک دعا نمازوں کے بعد اور اُٹھتے بیٹھتے معنی سمجھ کر پڑھتے رہنا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(ترمذی رقم 3816۔ج3۔ص 180)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اتنی حلال روزی عطا فرما کہ میں حرام کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں اور مجھے اتنا عطا فرما کہ میں تیرے سوا سب سے بے نیاز ہو جاؤں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس دعا کی برکت سے قرض بھی ادا ہو جاتا

ہے خواہ وہ پہاڑ کے برابر ہی کیوں نہ ہو، دعا کے قبول نہ ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی المنکر پر عمل نہ کیا جائے۔ یعنی اوروں کو نیکی کی تلقین اور برائی سے منع نہ کیا جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کیا کرو اور بری باتوں سے روکا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا عذاب بھیج دے گا کہ تم اللہ سے دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعا بھی قبول نہیں کرے گا، اس لیے ہمیں چاہیے کہ جب کہیں برائی یا اللہ کی نافرمانی ہوتی دیکھیں تو جہاں تک ممکن ہو اسکو روکنے کی کوشش کریں، طاقت ہو تو طاقت استعمال کریں ورنہ زبان سے منع کریں یا کم از کم دل سے اس کام کو برا جانیں اور دل سے برا جاننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایمان کا وہ درجہ ہے کہ جسکے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم)

ایک ادب دعا مانگنے کا یہ ہے کہ باوضو قبلہ رخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ کندھوں کے متوازی ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَارَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْراً

(ترمذی رقم 3809۔ ج 3۔ ص 179)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی شرم والی اور مہربان ہے اس لئے اس کو شرم آتی ہے کہ جب اس کا بندہ ہاتھ اٹھا کر اس سے کچھ مانگے تو وہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کر دے۔

دعا مانگنے سے پہلے اگر وضو کر لیا جائے تو اور بھی اچھا ہے اور اگر دو رکعت نماز بھی پڑھ لی جائے تو دعا کی قبولیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یُتِمُّھُمَا اَعْطَاہُ اللّٰہُ

مَا سَأَلَ مُعَجَّلاً اَوْمُؤَ جَّلاً (مسند احمد)

ترجمہ: جو شخص اچھی طرح وضو کرے (یعنی ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھوئے) پھر دو رکعت نماز پوری کی پوری پڑھے تو جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو بدیر یا سویر ضرور عطا فرمائے گا۔

ہاتھ اٹھا کر پہلے جتنی ہو سکے اللہ تعالیٰ کی تعریف (حمد وثنا) کرے اور اس کے بعد درود شریف پڑھ کر دُعا مانگے۔ اپنی دُعا کے خاتمہ پر بھی درود شریف پڑھے بلکہ ہو سکے تو دعا کے درمیان میں بھی درود شریف پڑھے اور آخر میں ہاتھوں کو منہ پر پھیر لے۔ دعا جو بھی مانگے بڑے دھیان سے مانگے، ایسا نہ ہو کہ زبان پر تو دعا کے الفاظ ہوں لیکن دل ادھر متوجہ نہ ہو۔ نیز دعا مانگتے وقت دل میں یقین رکھے کہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ کیونکہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَيُّهَا النَّاسُ فَاسْأَلُوْهُ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِ جَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ لِعَبْدٍ دُعَاءَهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ.

(مجمع الزوائد رقم 17203 میں یہ الفاظ ہیں اور صحیح الترمذی میں معمولی فرق سے ہے۔ ج 3۔ ص 164)

ترجمہ: اور دعا اس طرح مانگو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل غافل ہو۔

سوچنے کی بات ہے کہ آخر دعا قبول کیوں نہ ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ:

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن۔٦٠)

ترجمہ: اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

دراصل جب ہمیں دعا مانگنے کی توفیق مل گئی تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہماری دعا ضرور قبول ہوگی۔ اس لئے سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف

سے دعا کرنے کی توفیق مل گئی تو پھر مجھے اس کے قبول نہ ہونے کا خیال تک نہیں آتا، کیونکہ قبولیت تو دعا کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ (الجواب الکافی)

دعا کے قبول ہونے کے لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ دعا مانگتے وقت نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ خشوع وخضوع کا اظہار کیا جائے۔ شکل وصورت میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ ساتھ دل میں بھی حتی المقدور عاجزی ہو۔ اس طرح اضطرار و بے قراری کا اظہار اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جائے اور دل میں یہ بات جمی ہوئی ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میری مراد پوری نہ کی تو میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہ کوئی میری تدبیر کارگر ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی اور میری مدد کرسکتا ہے۔

نیز دعا آہستہ آواز میں مانگنی چاہیے جیسے چپکے چپکے کسی سے کوئی باتیں کر رہا ہو۔ جس سے عاجزی ٹپکے پھر جو دعا مانگے اس کو تین تین بار دہرائے اور ہر بار آمین کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود کوئی دعا مانگتے تو اس کو تین بار دہرایا کرتے تھے اور اگر کئی آدمی مل کر دعا کر رہے ہوں تو چاہیئے کہ ان میں سے ایک دعا مانگے اور باقی لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا يَجْتَمِعُ مَلَاءٌ فَيَدْعُوْ بَعْضُهُمْ وَيُؤَمِّنُ بَعْضُهُمْ اِلَّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ

(مجمع الزوائد میں طبرانی کے حوالہ سے ہے۔ رقم 17347)

ترجمہ: اور جب کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اس طرح دعا مانگیں کہ ان میں سے ایک شخص دعا مانگے اور دوسرے آمین کہیں تو اللہ انکی دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

دعا مانگتے وقت یہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں یا کم از کم وہ تو مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ اور پھر اللہ کی یہ صفت ذہن میں رہے کہ وہ ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان اور مشفق ہے اور اس کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوسکتے، تو دعا کی

قبولیت بڑھ جاتی ہے اور اس میں ایک عجیب لطف سا آتا ہے۔

دعا مانگتے وقت اللہ کی حمد وثنا اور درود شریف کے بعد اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے ان سے معافی مانگی جائے اور توبہ کی جائے مثلاً یوں کہا جائے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

ترجمہ: میں اللہ سے جس کے سوا کوئی اور معبود و کارساز نہیں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ محض الفاظ پر اکتفا نہ کرے بلکہ دل میں یہ بات جمائے رکھے کہ میں واقعی بہت گناہگار ہوں اور اللہ سے معافی مانگ رہا ہوں۔

ایک حدیث میں ہے:

یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَأ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَالِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ (صحیح مسلم ج 17۔ص 52)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندہ کی دعا اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہیں لیتا۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ کہے کہ میں نے دعا مانگی اور پھر مانگی مگر قبول ہوتی نظر نہ آئی اور اس کے بعد وہ دعا مانگنا ہی چھوڑ دے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان دعا مانگتا رہے اور مانگنا ہرگز نہ چھوڑے۔

دعا مختصر اور جامع الفاظ میں ہونی چاہیے اور بہتر ہے کہ اپنے مقصد کی کوئی مسنون دعا یاد ہو تو بجائے اپنے الفاظ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یا قرآن کے الفاظ میں دعا مانگی جائے کیونکہ قرآن وحدیث کی دعاؤں میں ایک خاص برکت اور نور ہوتا ہے جو ہمارے اپنے الفاظ میں

نہیں ہوسکتا، نیز دعا میں مسجع الفاظ سے بھی بچنا چاہیے۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعا میں مسجع عبارت سے بچا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری رقم 69۔کتاب الدعوات۔ج6)

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسجع الفاظ استعمال کرنا عاجزی اور انکساری کے خلاف ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ سے ہر چھوٹی بڑی چیز اور مراد مانگنی چاہیے جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

لِيَسْئَلْ اَحَدُ كُمْ رَبَّهٗ حَاجَاتِهٖ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

(ترمذی رقم 3846۔ج10۔ص52)

ترجمہ: انسان کو اپنی تمام ضروریات اللہ سے ہی مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے مانگے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اللہ ہی دیتا ہے اور اس سے بے نیاز ہوکر ہم اس کو بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور یہی درحقیقت عبودیت اور بندہ ہونے کا مطلب ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ”انسان کی ہر دعا قبول ہوتی ہے سوائے اس کے کہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا مانگی جائے“۔

مثلاً یوں کہا جائے کہ ”اے اللہ! مجھے شراب پینا نصیب ہو“۔

یا یہ دعا مانگی جائے کہ ”میرے رشتہ دار مجھ سے چھوٹ جائیں“۔ وغیرہ

اسمِ اعظم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف۔۱۸۰)

ترجمہ: اللہ ہی کے اچھے نام ہیں اس لئے ان کے ذریعہ اللہ کو پکارا کرو۔

لیکن احادیث میں آیا ہے کہ اللہ کا ایک نام خاص ہے جس کو اسمِ اعظم کہتے ہیں۔جس کے ذریعہ سے اگر دعا مانگی جائے تو دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔وہ کون سا نام ہے۔اس کے متعلق علماء نے تحقیق کر کے تقریباً چالیس نام گنوائے ہیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اس طرح دعا مانگ رہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (ابوداؤد رقم 1493۔ج2۔ص 167)

ترجمہ: اور اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو ہی اللہ ہے۔تیرے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں تو ہی اکیلا اور بے نیاز ہے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ تُو کسی کی اولاد ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ان الفاظ سے اپنی دعا کو شروع کیا تو آپؐ نے اس شخص کو فرمایا:

”کہ تو نے اللہ کے اسمِ اعظم (سب سے بڑے نام) سے دعا مانگی ہے جس سے مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی“۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور شخص کو مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا مانگتے دیکھا تو اس سے بھی فرمایا تو نے اللہ کا سب سے بڑا نام (اسمِ اعظم) لے کر دعا مانگی ہے جس کے ذریعہ مانگی ہوئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاَکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

(ابوداؤد رقم 1495۔ص 167)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ سب تعریف تیرے ہی لیے سزاوار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں تو بہت مہربانی کرنے والا اور احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پہلے پہل پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال والے اور عزت دینے والے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور خود ہمیشہ قائم رہنے والے اور دوسروں کو قائم رکھنے والے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو "یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" کہہ کر دعا مانگتے ہوئے سنا تو آپؐ نے فرمایا:

"اب مانگو کیا مانگتے ہو؟ جو کچھ مانگو گے تمہیں ملے گا (ترمذی رقم 3659۔ ج 5۔ص 360)

اسی طرح ترمذی میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا مانگی تھی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ج صلے (الانبیاء۔87)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں یقیناً ظالموں میں سے ہوں۔

جو مسلمان بھی اس کے ذریعہ دعا مانگے گا اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

خود قرآن کریم میں یونس علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: تو ہم نے اس (یونس علیہ السلام) کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔ (الانبیاء۔88)

دُعا کی قبولیت کے خاص اوقات

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ:

کچھ اوقات ایسے ہیں جن میں مانگی ہوئی دُعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔اس لئے ان اوقات میں حتی المقدور دعا مانگنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ان میں سے ایک وقت فرض نماز کے بعد کا ہے۔چنانچہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔تو آپ نے جواب دیا کہ:

''فرض نماز کے بعد اور آدھی رات کے وقت''۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''روزانہ رات کے آخری تہائی حصہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سب سے نیچے کے آسمان پر جلوہ افروز ہو کر اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی جو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔اور ہے کوئی جو مجھ سے روزی مانگے تو میں اس کو روزی دوں اور ہے کوئی جو مجھ سے شفا مانگے کہ میں اس کو بیماری سے نجات دوں''۔ (بخاری رقم 1079۔ج1۔ص678)

غرض اس طرح روزانہ رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ رات کو اُٹھ کر آخری تہائی حصہ میں دعائیں مانگا کریں۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اِنَّ فِی الَّلیْلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْئَلُ اللّٰہَ خَیْراً مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ وَذَالِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ (مسلم)

ترجمہ: رات میں روزانہ ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں مسلمان شخص دنیا و آخرت کی جو بھلائی بھی مانگتا ہے اسے مل جاتی ہے۔

سجدہ کی حالت میں بھی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُ وَالدُّ عَآءَ

(مسلم ج4۔ص200)

ترجمہ: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اس وقت وہ اللہ تعالٰی سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔اس لئے سجدہ میں خوب دعا مانگا کرو۔

اذان کے وقت مانگی ہوئی دعا بھی خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

''دو وقت ایسے ہیں کہ جن میں مانگی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی''۔

ایک تو اذان کے وقت اور دوسرے جس وقت مسلمانوں اور کافروں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو۔ (حاکم)

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جب مؤذن اذان دے تم بھی ان کلمات کو دہراتے رہو۔ جو وہ کہے یعنی جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔اس طرح جو وہ کہے تم بھی وہی کہو۔مگر جب مؤذن ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةْ'' اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحْ'' کہے تو تم ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه'' کہو اس کے بعد جو اللہ سے مانگو گے وہ تمہیں ملے گا۔

اس لئے اس طرح اذان کے الفاظ دہرانے کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا مانگنی چاہیے۔

ایک اور حدیث میں جو کہ بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

جو شخص موذن کے ساتھ ساتھ اذان کے الفاظ دہراتا جائے اور "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحْ" سننے پر "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" کہے اور اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

(بخاری رقم 585۔ ج 1۔ ص 405)

ترجمہ: اے اللہ اس کامل پکار اور پڑھی جانے والی نماز کے رب تُو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بلند مرتبہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے ہوا ہے۔

اس لئے ہمیں اس بابرکت موقع کو جس میں دعا بھی قبول ہوتی ہے اور مذکورہ دعا پڑھنے سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی شفاعت بھی نصیب ہوتی ہے ضائع نہ ہونے دینا چاہیے۔

مگر افسوس کہ ہم میں سے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے اور اذان کے وقت باتوں وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں۔ اذان اور اقامت (جس کو عام لوگ تکبیر کہتے ہیں) کے درمیان بھی دعا بالخصوص قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

اذان اور اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔

لوگوں نے پوچھا "اے اللہ کے رسول! ہم کیا کہا کریں"؟ تو آپ نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی رقم 212۔ ج 1۔ ص 532)

اسی طرح اقامت (تکبیر) کے وقت بھی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

دو وقت ایسے ہیں کہ ان میں کسی بھی مانگنے والے کی دعا رد نہیں ہوتی یعنی جس وقت اقامت (یعنی نماز کے لئے تکبیر) کہی جائے اور اس وقت جبکہ مسلمانوں کی فوج صف باندھے ہوئے کافروں کے مقابلہ میں کھڑی ہوئی ہو۔ (حاکم فی المستدرک۔ ج1۔ ص198 و ابن حبان رقم۔ 297)

جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں بھی بالخصوص دعا قبول ہوتی ہے۔

جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ:

اِنَّ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ السَّاعَةً الدُّعَآءُ فِیْهَا مُسْتَجَابٌ (ترمذی)

ترجمہ: جمعہ اور جمعرات کی درمیانی شب میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اس میں جو دعا مانگی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔

جمعہ کے دن بھی دعا کا خاص طور پر قبول ہونا احادیث سے ثابت ہے۔ بالخصوص جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہوتی ہے جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ السَّاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْئَلُ اللّٰهِ فِیْهَا خَیْراً اِلَّا اَعْطَاهَا اِیَّاهُ (بخاری رقم 888۔ ج1۔ ص572، مسلم کتاب الجمعہ۔ ج6۔ ص139)

ترجمہ: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ مسلمان شخص اس میں اللہ سے جو بھلائی مانگتا ہے وہ اس کو مل جاتی ہے۔ وہ گھڑی کون سی ہے؟ اس کے متعلق روایات کی روشنی میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ قوی اور مستند دو اقوال ہیں۔

ایک تو یہ گھڑی جمعہ کے دن خطبہ کے لئے امام کے منبر پر آنے سے لے کر جمعہ کی (فرض) نماز ختم ہونے تک رہتی ہے اور دوسرے یہ کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد سے مغرب

تک ہوتی ہے۔

اسی طرح شبِ قدر میں اور روزہ کھولتے وقت دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"روزہ دار روزہ کھولتے وقت جو دعا مانگتا ہے وہ رد نہیں ہوتی"۔

(ترمذی رقم 3822۔ ج10۔ ص40)

عرفہ کے دن (یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جبکہ حاجی لوگ میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں) مانگی ہوئی دعا بھی خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

خَیْرُ الدُّعَآءِ یَوْمُ عَرَفَةَ (ترمذی رقم 3819۔ ج10۔ ص33)

ترجمہ: بہترین دعا عرفہ کے دن کی ہے۔

قرآنِ کریم کی تلاوت کے بعد بھی دعا مانگنے کی ترغیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صحابی عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، جو قرآن مجید پڑھ کر لوگوں سے مانگ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر آپؓ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن" پڑھا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

جو قرآن پڑھے اس کو چاہیے کہ اس کے ذریعہ اللہ سے مانگے کیونکہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں بعض لوگ قرآن پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔ (ترمذی رقم 3084۔ ج8۔ ص189)

افسوس کہ آج وہ زمانہ آگیا ہے کہ لوگ قرآنِ کریم پڑھتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح زبانِ حال سے یا زبانِ قال سے انسانوں سے مانگتے ہیں اور اس طرح قرآن مجید کو انہوں نے ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔

ذکر کی مجلسوں میں بھی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے، کیونکہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لَایَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ (صحیح مسلم ج17۔ص22)

ترجمہ: جب کبھی کچھ لوگ اللہ کے ذکر کے لئے کسی جگہ بیٹھتے ہیں، تو اللہ کے فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں اور ان کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اُن پر سکون اور اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ذکر فرشتوں کے سامنے کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''بارش میں بیٹھ کر جو دعا مانگی جائے وہ بھی رد نہیں ہوتی''۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش ہوتی تو اپنا ہاتھ یا جسم کا کوئی اور حصہ کھول دیتے تا کہ اس پر بارش کا پانی پڑ جائے اور فرماتے۔ ''یہ بارش ابھی ابھی اپنے رب کے پاس سے آئی ہے''۔ (ابوداؤد رقم 5100۔ج2۔ص330)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

''تم رات کو مرغ کی آواز سنا کرو تو اللہ سے اُس کا فضل مانگا کرو'' کیونکہ اس وقت اس کو فرشتہ نظر آتا ہے''۔ (صحیح مسلم ج17۔ص46)

مسلمان شخص کی جب روح قبض ہوتی ہے اور اس کی آنکھیں بند کر دی جاتی ہیں اُس وقت بھی جو دعا مانگی جائے وہ خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس اس وقت پہنچے جبکہ اُن کی آنکھیں روح نکلنے کے بعد پتھرا چکی تھیں۔ آپؐ نے اُن کی آنکھیں بند کر دیں اور فرمایا کہ جب کسی کی روح قبض ہوتی ہے تو نظر روح کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

یہ سن کر ابو سلمہؓ کے گھر والے رونے لگے تو آپؐ نے فرمایا اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو۔ اس

لئے کہ جو تم اس وقت کہتے ہو فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سلمہؓ کے لئے دعا کی جس کے آخر میں آپؐ نے فرمایا:

اے اللہ! ہمارے اور اُن کے گناہ معاف کر دے (صحیح مسلم ج6۔ص222)

بخاری کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

جب رات کو سوتے سوتے کسی شخص کی آنکھ کھلے اور وہ یہ کلمات کہہ کر جو دعا مانگے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوگی اور اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی وہ نماز بھی ضرور قبول ہوگی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (صحیح بخاری رقم 1087۔ج1۔ص683)

ترجمہ: کوئی معبود کارساز نہیں سوائے اللہ کے جس کا کوئی شریک نہیں تمام بادشاہت اور حکمرانی اسی کے ہاتھ میں ہے اور سب تعریف اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی سب حمد وثناء اللہ ہی کے لئے ہے اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دے۔

اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو یاد کر لیں اور رات کو جب آنکھ کھلے تو مندرجہ بالا الفاظ کہہ کر دعا مانگا کریں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل کلمات کہہ کر دعا مانگے گا تو جو کچھ وہ مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو وہی عطا کرے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (طبرانی فی الکبیر رقم 849۔ ج 19۔ ص 361)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود کارساز سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ ساری بادشاہت اسی کی ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور کسی کو کسی قسم کی طاقت اور قوت حاصل نہیں سوائے اس کے کہ جو اللہ اس کو دے۔

مسلمان کی کوئی دُعا رائیگاں نہیں جاتی

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

مسلمان شخص کی مانگی ہوئی کوئی دُعا رائیگاں نہیں جاتی۔ یا تو جو چیز اس نے مانگی ہے بعینہٖ وہی اس کو مل جاتی ہے یا پھر اس کے بدلہ میں کوئی آنے والی مصیبت و آفت ٹل جاتی ہے۔ ورنہ اس دُعا کے بدلے اس کو قیامت کے دن ثواب مل جائے گا۔

مستدرک، حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن جب کسی کو اس دُعا کے بدلے جو کہ دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوگی بدلہ دیا جائے گا تو وہ تمنا کرے گا اور کہے گا کاش کہ میری دنیا میں کوئی دُعا بھی قبول نہ ہوئی ہوتی کہ آج مجھے اس کا بدلہ یہاں مل جاتا۔

ایک مسلمان جو چیز دُعا میں مانگتا ہے اس کو ہمیشہ وہی چیز کیوں نہیں مل جاتی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان تو کم علم اور کوتاہ نظر واقع ہوا ہے۔ اس کو نہیں معلوم کل کو کیا حالات پیش آنے والے ہیں؟ وہ تو صرف موجودہ حالات کو جانتا ہے۔ اس کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ جو چیز وہ مانگ رہا ہے کیا واقعی وہ اس کے لئے مفید ہوگی یا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ جو چیز وہ اس وقت مانگ رہا ہے اس کے لئے وہ

نقصان دہ ثابت ہو۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

عَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ۔۲۱۶)

ترجمہ: ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو، حالانکہ وہ درحقیقت تمہارے لیے اچھی ہو اور عین ممکن ہے کہ کسی چیز کو تم پسند کرو، مگر دراصل وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی حقیقت حال کو بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ بندہ کے حق میں ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اس لئے بندہ جب کوئی ایسی چیز دُعا میں اس سے مانگتا ہے جو اس کے حق میں درحقیقت اچھی نہیں ہوتی تو وہ بتقاضائے رحمت اپنے بندے کو وہ چیز نہیں دیتا بلکہ کوئی اور چیز جو اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے دے دیتا ہے یا اس دعا کی برکت سے کوئی مصیبت جو اس پر آنے والی ہوتی ہے، اس کو ٹال دیتا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چیز کا نعم البدل عطا کر دے گا جیسا کہ ایک حدیث کے حوالے سے اوپر مذکور ہوا ہے۔ اس لیے دعا میں ذرا بھی سستی اور کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ خواہ بظاہر وہ قبول ہوتی نہ معلوم ہوتی ہو مگر شیطان چونکہ انسان کا ازلی دشمن ہے۔ وہ انسان کو ہمیشہ دعا سے بددل کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مکروفریب سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین۔

کن لوگوں کی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے

احادیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ چند ایسے لوگ ہیں جن کی دعا بالخصوص قبول ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک مظلوم ہے۔ اللہ ایسے شخص کی دعا ضرور سنتا ہے جس پر کسی نے کسی طرح کا ظلم کیا ہو۔ خواہ وہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو۔

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مظلوم کی دعا سے بچو۔ چونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یا رکاوٹ نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ شخص جو کسی اور مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے۔

(بخاری رقم 985۔ ج 2۔ ص 561)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ مِثْلُ ذَالِکَ (مسلم ج 17۔ ص 49)

ترجمہ: جب کوئی مسلمان شخص کسی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا مانگتا ہے تو ایک فرشتہ اس وقت دعا مانگنے والے کے لئے دعا کرتا ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسی جیسا دے“۔

اسی طرح مسافر اور والد کی دعا بھی بالخصوص قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے۔

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا شَکَّ فِیْ اِجَابَتِهَا دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ (ترمذی رقم 3673۔ ج 9۔ ص 286)

ترجمہ: تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔

1۔ مسافر 2۔ مظلوم 3۔ والد کی دعا اپنے بیٹے کے لئے

اسی طرح عدل وانصاف کرنے والے حاکم اور روزہ دار کی روزہ کھولتے وقت کی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ

الْمَظْلُوْمِ (ترمذی)

ترجمہ: تین شخص ہیں جن کی دُعا قبول ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ انصاف پسند حاکم، روزہ دار جبکہ وہ روزہ کھول رہا ہو اور تیسرا مظلوم شخص۔

اس کے علاوہ جو شخص روزانہ پچیس یا ستائیس مرتبہ یہ دُعا پڑھے تو اس کی دعا بھی بالخصوص قبول ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِلْمُؤْ مِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (طبرانی کبیر ج6۔ص57)

ترجمہ: اے اللہ! سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخشدے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:

مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ اَوْخَمْسًاوَّ عِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ دُعَآ ؤُهُمْ وَيُرْ زَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ

ترجمہ: جو شخص روزانہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے پچیس یا ستائیں مرتبہ بخشش مانگے گا تو وہ اُن لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعا بالخصوص قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے زمین والوں کو روزی ملتی ہے۔

اسلام دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی کی ضمانت دیتا ہے

اسلام وہ دین ہے جو نہ صرف آخرت میں کامیاب زندگی کی گارنٹی دیتا ہے بلکہ دنیا میں بھی کامیاب، پُرسکون اور باعزت زندگی کا وعدہ کرتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل۔97)

ترجمہ: جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کا بدلہ بھی ضرور دیں گے۔

احادیث کی دعاؤں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگ کر ہمیں سبق دیا ہے کہ ہم دونوں جہانوں کی بھلائی اور ترقی کیلئے کوشاں اور اللہ سے اس کے طلب گار رہا کریں۔

ضروری احتیاط

دُعاء قرآن وحدیث کی تصریح کے مطابق ایک عبادت ہے اور سب جانتے ہیں کہ عبادت میں ذراسی کمی وبیشی بھی ساری عبادت کو خراب کر دیتی ہے۔

مثلاً نماز میں اگر کوئی شخص ایک رکعت میں دو کی بجائے تین سجدے کرے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر سجدے رکوع سے پہلے کر لے تو بھی اس کی نماز نہیں ہوگی، وجہ اس کی یہی ہے کہ اس نے اس طریقہ کے خلاف نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

قرآنِ کریم کی آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (الاعراف۔۵۵)

ترجمہ: اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ جو دعا کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے اس میں اضافہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ حدیث میں بھی دعا کے معاملہ میں حد سے بڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے اپنے بیٹے کو ان الفاظ میں دُعا مانگتے سنا:

اے اللہ! میں تجھ سے ایسی جنت مانگتا ہوں کہ جس میں داخل ہوں تو اس کے دائیں جانب ایک سفید محل ہو۔

اس پر صحابیؓ نے کہا کہ بیٹا! بس اللہ سے جنت مانگو اور دوزخ سے پناہ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ:

''کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت (وضو وغیرہ) میں حد سے بڑھ جائیں گے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:

اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ

(ابوداؤد رقم 96۔ ج1۔ ص73)

ترجمہ: اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو پاکیزگی (وضو وغیرہ) میں زیادتی کریں گے۔

اسی طرح ایک اور صحابیؓ نے اپنے بیٹے کو یوں دعا مانگتے سنا کہ:۔

اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور اس کے بالا خانے وغیرہ اور تیری پناہ لیتا ہوں جہنم سے اس کے طوقوں سے اور اس کی زنجیروں وغیرہ سے۔

تو انہوں نے بھی اس کو منع کیا اور یہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

''ایسے لوگ دنیا میں پیدا ہوں گے جو دعا کے معاملہ میں حد سے بڑھ جائیں گے''۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعا مانگنے کی حد کیا ہے؟ جس سے آگے بڑھنا منع ہے۔

ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دعا مانگنے کا طریقہ بڑی تفصیل سے سکھایا جس کے مطابق وہ ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے۔

سنت کے مطابق دعا مانگنے کا طریقہ

سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی جائے اپنے گناہوں کا اقرار اور اپنی لاچاری و بے بسی کا اظہار کیا جائے۔ پھر درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی ایک یا کئی نام لے کر اس کو پکارا جائے۔ جیسے ''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ'' وغیرہ جس کا بیان وآداب دعا میں تفصیل سے گزر چکا ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَ سْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف۔۱۸۰)

ترجمہ: اللہ ہی کے اچھے نام ہیں پس پکارو اسکو انکے ساتھ۔

الغرض صحیح حدیثوں میں جو طریقہ دعا کا آیا ہے اس سے ذرا سا آگے بڑھنا اور اس میں کسی قسم کا اپنی طرف سے اضافہ کرنا خطرہ سے خالی نہیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے بجائے ثواب اور قبولیت کے اللہ کی ناراضگی حاصل ہو جائے لیکن شیطان چونکہ انسان کا ازلی اور کھلا دشمن ہے اس لئے اس نے دعا میں نئے نئے طریقے ایجاد کرا کے عوام الناس میں ان کو رائج کر دیا ہے، تا کہ دعا کے معاملہ میں بدعت میں مبتلا ہو کر اللہ کی رحمت سے دور اور گمراہ ہو جائیں، کیونکہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسلم)

ترجمہ: ہر بدعت گمراہی ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ (بخاری رقم 1217۔ج2۔ص720)

ترجمہ: جو شخص ہمارے دین میں نئی بات نکالے وہ نامقبول ہے۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دعا کے معاملہ میں جو شخص کوئی ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جس پر صحابہ کرامؓ اور تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کا عمل نہ ہو وہ خود بھی ''مردود'' ہے اس کا وہ طریقہ بھی ''مردود'' ۔

خلاف سنت دعا مانگنا

اے اللہ! اپنے فلاں بندہ کے واسطے یا طفیل یا صدقہ میرا یہ کام کر دے۔

یا پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ:

بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبروں پر جا کر ان سے کہا جائے کہ وہ ہمارے لئے اللہ سے سفارش اور دعا کریں کہ ہماری فلاں منت یا آرزو پوری ہو جائے۔

حدیث کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ طریقہ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں ہرگز نہیں پایا جاتا اور جو بات یا طریقہ خیر القرون کے لوگوں میں نہ پایا جاتا ہو وہ مسلمہ طور پر بدعت اور گمراہی ہے۔

اس طریقہ کو وسیلہ کا نام دیا جاتا ہے اور دلیل اس کی یہ دی جاتی ہے کہ دنیاوی حاکموں اور بادشاہوں تک رسائی کے لیے پہلے ان کے وزیروں اور اہل کاروں وغیرہ کے پاس جانا پڑتا ہے تاکہ وہ درخواست ان تک پہنچا دیں۔ اس کی منظوری کی سفارش کر دیں۔ لیکن یہ مثال عقلی لحاظ سے غلط ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کی طرح حالات سے بے خبر، کمزور اور دوسروں کے مشورہ کا محتاج نہیں۔ دینوی حاکم وغیرہ اپنی لاعلمی اور کمزوری کی وجہ سے اپنے وزیروں اور مشیروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ جب تک یہ وزیر اور مشیران کو کسی شخص کے حالات وغیرہ سے آگاہ نہ کریں۔ وہ ان سے بے خبر ہوتے ہیں اس لیے وہ امور سلطنت کو کامیابی سے چلانے کے لیے ان سے مشورہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ اسی طرح دینوی بادشاہ اور حاکم وغیرہ بسا

اوقات کسی شخص کے ساتھ احسان یا ان کا کام کرنا نہیں چاہتے مگر اپنی مرضی کے خلاف کسی وزیر وغیرہ کی سفارش سے مجبوراً اس کا کام کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے آج اپنے وزیر کی بات نہ مانی تو وہ ناراض ہو جائے گا اور حکومت چلانے میں آئندہ اس سے تعاون نہیں کرے گا اسی طرح یہ بادشاہ وغیرہ اپنے بیوی بچوں اور دوست احباب کی بات مان کر کسی کا کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے ان کی بات نہ مانی تو وہ ان سے ناخوش ہو جائیں گے جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں تلخی اور مشکلات پیدا ہو جائیں گی اس لیے اس معاملہ میں دنیا کے حاکموں کی مثال دینا غلط ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کمزوریوں اور عیبوں سے پاک اور عالم الغیب ہے ہر شخص کے ظاہر اور باطن کو بخوبی جانتا ہے اس لیے اس کو کسی کام کے کرنے میں کسی واسطہ یا بیچ والے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کو کسی کے روٹھ جانے اور ناراض ہونے کا ڈر ہوتا ہے وہ تو ماں اور باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے وہ محض اپنی رحمت کے تقاضا سے اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے، نہ کہ کسی کے دباؤ یا کسی کی محبت کی وجہ سے۔

خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل۔۷۴)

ترجمہ: اللہ کے متعلق مثالیں نہ دیا کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ سے کچھ حاصل کرنے کے لیے کسی کو بیچ میں ڈالنے یا وسیلہ بنانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ خاص کر جبکہ اس نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(البقرہ۔۱۸۶)

ترجمہ: اور جب آپ (اے محمدؐ) سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو آپ ان کو بتا دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ اور جب بھی کوئی مجھے پکارے میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔

مثال کے طور پر وزیروں اور حاکموں کا دستور ہے کہ وہ کھلی کچہری اکثر لگاتے ہیں تاکہ لوگ براہ راست بغیر کسی اور ذریعہ کے ان سے جو کہنا ہو کہہ سکیں۔ اگر ایسی صورت میں کوئی شخص بجائے ان سے براہ راست اپنا حال بیان کرنے کے کسی اور کو بلاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ وہ اس کی بات اس حاکم تک پہنچادے تو اس سے بڑھ کر بے وقوف اور کون ہوگا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اس حاکم کا نافرمان بھی سمجھا جائے گا جس نے براہ راست درخواستیں طلب کی ہیں۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے براہ راست مانگنے کے حکم کے باوجود کسی اور کو وسیلہ یا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بھی اللہ کا نافرمان اور اس کی ناراضگی مول لینے والا ہوگا۔ الغرض اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے کسی اور کا وسیلہ یا ذریعہ تلاش کرنا حماقت بھی ہے اور اللہ کی نافرمانی بھی۔

خیر القرون یعنی اس زمانہ میں جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ خیر اور ہدایت کا زمانہ ہے۔ لوگ کبھی دعا کے ساتھ بحق فلاں یا بجاہ فلاں یا فلاں کے طفیل یا فلاں کے صدقہ نہیں کہا کرتے تھے بلکہ بڑے بڑے امام مثلاً امام ابو حنیفہؒ اس قسم کے طرز عمل کو سختی سے منع کرتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی ذات سے کچھ مانگنے کے لئے اس کو صرف اُسی کا نام لے کر پکارنا چاہیے نہ کہ کسی اور کے حوالے سے۔ (درمختار)

البتہ نیک لوگوں سے ان کی زندگی میں دعا منگوانا حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کے لئے دعا منگوائی۔ اُن کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ نے بھی مل کر دعا کی۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے بارش ہوئی۔ اگر مرنے کے بعد صاحب قبر کو وسیلہ بنا کر اس سے دعا مانگنا یا منگوانا جائز ہوتا تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ

مبارک کو چھوڑ کر دعا کے لئے سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہ جاتے۔

بخاری شریف اور دیگر احادیث کی کتابوں میں ہے کہ:

جب وہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دعا منگوانے کے لئے گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا کہ:

اے اللہ! جب تک تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو ہم ان کے وسیلہ سے تجھ سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب جبکہ وہؐ ہم میں موجود نہیں ہیں ہم تیرے نبیؐ کے چچا کے وسیلہ سے تجھ سے بارش مانگتے ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ بخاری کی مذکورہ حدیث میں یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ نَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا (صحیح بخاری رقم 955۔ج 1۔ص 612)

ترجمہ: اے اللہ! پہلے ہم تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے تو بارش برساتا تھا اور اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو تیری جناب میں وسیلہ بناتے ہیں۔ اس لئے بارش برسا۔

یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ جس چیز کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وسیلہ کہا۔ وہ کیا ہے۔

اس حدیث سے بالکل صاف طور پر ظاہر ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کو انہوں نے وسیلہ کا نام دیا بس یہی وہ شرعی طریقہ ہے وسیلہ کا جس پر ہمیں عمل کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ کوئی طریقہ جو بھی ہوگا وہ غیر شرعی اور ناجائز ہوگا۔

جیسے یہ کہنا کہ:

''اے اللہ! فلاں کے طفیل یا وسیلہ یا صدقہ سے میرا فلاں کام کر دے'' یا کسی بزرگ کی قبر پر جا کر اس کو مخاطب کر کے کہنا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے۔ یا اس کی قبر پر جا کر اللہ تعالیٰ

ہی سے دعا کرنا یہ عقیدہ رکھ کر کہ اس کی قبر کے پاس دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا عمل پر کسی ایک صحابی نے بھی اعتراض نہیں کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس طریقہ پر سب صحابہؓ کا اتفاق تھا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت تھی کہ ان میں سے چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی کسی بڑے سے بڑے صحابی کو کوئی غلط عمل کرتے ہوئے دیکھتا تو فوراً اس کو ٹوک دیتا۔

ایک مشہور واقعہ ہے کہ:

ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر میں لوگوں کو زیادہ مہر باندھے سے منع کیا تو ایک بوڑھی عورت کھڑی ہوئی اور بولی کہ:

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تم کون ہوتے ہو زیادہ مہر باندھنے سے منع کرنے والے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے''۔

چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اپنا حکم واپس لے لیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے دعا منگوانے کے مذکورہ بالا واقعہ کے علاوہ ایک مرتبہ قحط کے موقع پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک اور بزرگ صحابی سیدنا زید بن الاسود جرشی رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا کر ان سے اسی طرح دعا منگوائی۔

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ:

وسیلہ کا جو طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا وہ یہی تھا کہ اپنے سے کسی زیادہ نیک اور بزرگ شخص سے دعا منگوائے اور اس کے ساتھ خود بھی دعا میں شریک ہو نہ کہ دعا کے لئے کسی نبی، ولی یا شہید کی قبر پر جائے نہ اس کے طفیل یا صدقہ یا اس کی جاہ کا حوالہ دے کر دعا مانگے۔

لہٰذا اب اگر کوئی شخص اس مسنون طریقہ کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس پر

قرآن مجید کی یہ آیت صادق آئے گی کہ:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْراً (النساء۔۱۱۵)

ترجمہ: جو شخص ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کا جو طریقہ ہے اس کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو ہم اس کو اسی راستہ پر چلنے دیں گے جو اس نے اختیار کیا ہوگا اور پھر اس کو دوزخ میں دھکیل دیں گے جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

(بخاری رقم 56۔ ج 5۔ ص 61)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو میرے طریقہ کو چھوڑے گا تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

کون مسلمان ہے جو دوزخ میں جانے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق توڑنے کو تیار ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ:

''وہ ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہتے تھے''۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر محل وموقع کی اتنی دعائیں احادیث میں منقول ہیں کہ ان سب کو یاد کرنا بہت مشکل ہے، جو جتنا ان کو یاد کر کے ان پر عمل کرے گا اتنا ہی وہ اس دنیا میں سکھ، چین، آرام اور حفظ وامان وآخرت میں کامران وشادمان رہے گا۔ تاہم ہمیں چاہیے کہ ہر موقعہ اور ہر وقت کی کم از کم ایک ایک دعا یاد کر کے باقاعدگی سے اس کو پڑھا کریں، جو شخص ایسا کرے گا وہ اس کے اچھے اثرات

دیکھ کر خود حیران رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ذیل میں مختلف حالات ومواقع کی چند مسنون دعائیں اوراذکار لکھے جاتے ہیں، جو شخص ان سے زیادہ پڑھنا چاہے تو وہ دعاؤں کی بڑی کتابوں میں سے دیکھ کر یاد کرسکتا ہے۔ جیسے ''اسلامی وظائف'' ازمولوی عبدالسلام بستوی مرحوم اور'' کتاب الاذکار'' ازامام نوویؒ وغیرہ۔

صبح شام کی دعائیں

صبح سے مراد ہے صبح صادق سے لے کر سورج کے نکلنے تک اور شام کا مطلب ہے سورج کے ڈوبنے سے لے کر صبح صادق تک، تاہم شام کی دعاؤں کو اگر عصر کی نماز کے بعد مغرب تک بھی پڑھ لیا جائے تو بہت ہی اچھا ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے رہنے کی بڑی فضیلت بتائی ہے، اگر کسی وجہ سے دعائیں اپنے اصلی وقت پر نہ پڑھی جاسکیں تو جب بھی یاد آئے اور موقعہ ملے ضرور پڑھ لینی چاہئیں ناغہ کرنے سے ان کی تاثیر میں فرق آجاتا ہے۔

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (ابوداؤد رقم 5088۔ج5۔ص 324)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام کے وقت اس دعا کو تین تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی اور نہ کوئی آفت ناگہانی (حادثہ وغیرہ) اس پر آئے گی۔

جس راوی (ابان بن عثمانؓ) نے یہ حدیث بیان کی تھی ان پر ایک دن فالج کا حملہ ہو گیا تو جس شخص کو انہوں نے حدیث سنائی تھی وہ انکی طرف تعجب سے دیکھنے لگا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ جو حدیث میں نے سنائی تھی وہ اسی طرح ہے مگر میں آج یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا، اس لئے مجھ پر فالج گر گیا ہے۔

2۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ترمذی رقم 3663۔ ج 9۔ ص 279)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی اس کی تمام مخلوق کی برائی سے پناہ لیتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ان کلمات کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرے اس کو اس رات کسی زہریلے جانور کا زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر عرض کیا کہ کل رات مجھے بچھو نے ڈس لیا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ:

''اگر تو نے شام کو یہ کلمات (مندرجہ بالا) پڑھ لیے ہوتے تو وہ تجھے ہرگز نقصان نہ پہنچاتا''

(مسلم ج 17۔ ص 32)

3۔ قرآن مجید کی آخری تین سورتیں یعنی

۱. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۲. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

۳. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص ان تینوں سورتوں کو صبح شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو وہ ہر قسم کی تکلیف اور نقصان سے بچا رہے گا۔

(ترمذی رقم 3828۔ ج 3۔ ص 182)

4۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَتَہ فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَتَہ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اَسْتُرْعَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

(ابوداؤد رقم 5074۔ج5۔ص315، نسائی رقم 5531، ابن ماجہ رقم 3871)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین دنیا، اہل وعیال اور مال میں فراوانی اور خیریت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں کو چھپا لے اور جن باتوں کا مجھے خطرہ اور اندیشہ ہے ان سے مجھے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! میرے آگے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں سے میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور اے اللہ! میں تیری بڑائی کی پناہ لیتا ہوں کہ میں کہیں اپنے نیچے کی طرف سے کسی آفت کا اچانک شکار ہو جاؤں۔

تشریح: اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام پڑھتے تھے۔ اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔ دیکھا جائے تو یہ دعا ایک مکمل ترین حصار اور ہر طرف سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

5۔ رَضِیْتُ بِااللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِ سْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا

(ابوداؤد رقم 1529۔ج2۔ص183)

ترجمہ: میں اللہ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر خوش ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص مندرجہ بالا کلمات کو صبح شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور خوش کر دے گا (جس کو اللہ تعالیٰ خوش کر دے تو

اس کی خوشی اور کامیابی کا کیا ٹھکانہ ہوگا)۔

6۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری رقم 55۔ج5۔ص55)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی اور عبادت کے لائق اور کارساز نہیں' تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ / بندی ہوں۔ اور جہاں تک مجھ میں طاقت ہے تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ میں آتا / آتی ہوں۔ تیری نعمتیں جو مجھ پر ہیں ان سب کا اقرار کرتا / کرتی ہوں۔ اس لیے تو میرے گناہوں کو معاف کردے۔ کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مندرجہ بالا دعا کو یقین کے ساتھ شام کو پڑھ لے اور پھر اس کا انتقال اسی رات میں صبح سے پہلے ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر صبح کو پڑھ لے اور رات سے پہلے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہوگا۔

توضیحات

اس دعا میں ایک ضروری شرط لگائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ اس کو یقین کے ساتھ پڑھنے یعنی جو باتیں اس میں کہی گئی ہیں ان پر اس کا یقین پختہ ہو اور اس کے لیے ضروری ہے کہ جو اس کے معنی ہیں وہ آتے ہوں اور پڑھتے وقت ایک ایک بات کو ذہن میں رکھا جائے اور اس پر یقین ہو۔ مثلاً

جب یہ کہے کہ:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب یعنی پالنے والا ہے۔

تشریح: اس پر غور کر کے دل میں پختہ یقین پیدا کر لے کہ واقعی اللہ ہی میرا رب اور پالنے والا ہے۔ اس کے علاوہ اور دعاؤں کا پورا فائدہ بھی اسی وقت ہوتا ہے جبکہ معنی سمجھ کر غور سے ان کو پڑھا جائے اور یقین رکھتے ہوئے کہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

مندرجہ بالا دعا کا نام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاستغفار یعنی استغفار کے تمام صیغوں کا سردار رکھا ہے۔

7۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (مسلم ج17۔ص17)

ترجمہ: اللہ کی ذات بے عیب ہے اپنی سب تعریفوں کے ساتھ۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''جو شخص مندرجہ بالا کلمات کو روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں''۔

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (مسلم ج17۔ص44)

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے۔ سب عیبوں اور برائیوں سے اور سب تعریف اسی کے لیے سزاوار ہے۔ اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی خوشنودی کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص صبح کی نماز کے بعد

مندرجہ بالا کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ جتنا اس شخص کو ملتا ہے جو صبح کی نماز کے بعد سے خوب دن چڑھے تک اللہ کا ذکر کرتا ہے"۔

9۔ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍمِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

(ابوداؤد رقم 5073۔ج5۔ص15-314)

ترجمہ: اے اللہ! جو بھی نعمت صبح اور شام کے وقت مجھے یا تیرے کسی اور بندے کو حاصل ہے وہ صرف تیری ہی دی ہوئی ہے۔ تیرے سوا کوئی اور اس کے دینے میں تیرا شریک نہیں ہے اس لیے سب تعریف تیرے ہی لیے سزاوار ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح اور شام کہہ لیا کرے تو اس پر رحمتوں کا جو شکر کرنا واجب ہے وہ ادا ہو جائے گا۔

سبحان اللہ! کیا آسان نسخہ ہے شکر ادا کرنے کا اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرمان ہے کہ:

وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَ زِیْدَ نَّکُمْ

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں دوں گا۔

گویا اس دعا کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

وضاحت: دعا میں 'اَصْبَحَ' کا جو لفظ آیا ہے شام کو پڑھتے وقت اس کے بدلہ 'اَمْسٰی' کہنا چاہیے۔

10۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلْبَةِ

الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (صحیح ابی داؤد الالبانی۔رقم 1377۔صحیح الترمذی رقم 3731)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا/آتی ہوں۔تفکرات اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا/چاہتی ہوں بے بسی اور سستی سے اور تیری پناہ لیتا/لیتی ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور تیری پناہ لیتا/لیتی ہوں قرضہ کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے۔

تشریح: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں ایسے وقت میں بیٹھے دیکھا جبکہ کسی نماز کا وقت نہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا بات ہے تم ایسے وقت مسجد میں کیوں بیٹھے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پریشانیوں اور قرض نے آگھیرا ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ:

میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اس کو تم صبح وشام پڑھ لیا کروگے تو تمہاری سب پریشانیاں دور اور قرض ادا ہو جائے گا۔

آپؐ نے اس کو مندرجہ بالا دعا سکھائی۔چنانچہ وہ شخص کہتا ہے کہ جب میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری سب پریشانیوں اور تفکرات کو دور کر دیا اور میرا سب قرض ادا کرا دیا۔

11۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(ابوداؤد رقم 5081۔ج5۔ص320)

ترجمہ: میرے لئے اللہ کافی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود و کارساز نہیں۔اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ تو عرش عظیم کا بھی رب ہے۔

تشریح: مشہور صحابی ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اس دعا کو صبح شام سات سات مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا وآخرت کے سب کام سدھار دے گا۔

12۔اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌبِنَا صِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ۔ص25)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود و کارساز نہیں۔ مَیں نے تجھ ہی پر توکل کیا اور تو عرش عظیم کا بھی رب ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اور جو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا کوئی بات نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی قسم کی طاقت حاصل ہو سکتی ہے، سوائے اللہ کے حکم کے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے اور اس کے علم میں ہر ایک چیز ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کی برائی اور ہر جاندار کی بُرائی سے جو تیرے قابو میں ہے۔ بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

تشریح: جو اس دعا کو دن کے شروع میں اور آخر میں پڑھ لیا کرے تو وہ ہر قسم کی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے آ کر ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا" جاؤ دیکھو تمہارے گھر کو آگ لگ رہی ہے"۔

انہوں نے یہ سن کر بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ "نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، کیونکہ میں نے آج یہ دعا پڑھ لی تھی، جو اس دعا کو دن کے اول اور آخر میں پڑھ لیتا ہے اس پر کسی قسم کی مصیبت نہیں آتی"۔

چنانچہ وہاں جا کر دیکھا گیا تو واقعی ان کا گھر محفوظ تھا جبکہ آس پاس کے گھر جل گئے تھے۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا پڑھ کر اس کی تاثیر اور فائدہ کا دل میں یقین رکھنا چاہیے۔

13۔لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (بخاری رقم 114۔ج6۔ص85، مسلم ج17۔ص43)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اور حکومت اسی کی ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دن کے وقت اس دعا کو ایک سو مرتبہ پڑھ لے گا تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور ایک سو نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ شخص شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

14۔اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (ابوداؤد رقم 5079۔ج5۔ص318)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچالے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس دعا کو مغرب اور صبح کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات سات مرتبہ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے بچالے گا۔

15۔لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترمذی رقم 3781۔ج3۔ص173)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود اور کارساز سوائے اللہ کے اس کا کوئی شریک نہیں تمام بادشاہت اسی کی ہے اور سب تعریف صرف اسی کے لئے ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مندرجہ بالا دعا صبح، عصر اور مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیر کر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اور جس طرح اس کے پاؤں "التحیات" میں مڑے ہوئے ہوتے ہیں ان کو سیدھا کرنے اور کسی قسم کی بات چیت کرنے سے پہلے دس دس مرتبہ پڑھ لے گا تو وہ سارا دن شیطان اور ہر تکلیف سے محفوظ رہے گا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے نیز اس دن سوائے شرک کے کوئی اور گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

16۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ مِنْکَ فِیْ نِعْمَةٍ وَّعَافِیَةٍ وَّسِتْرٍ فَاَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَعَافِیَتَکَ وَ سِتْرَکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰ خِرَةِ (ابن السنی رقم 55۔ص 24)

ترجمہ: اے اللہ! صبح کے وقت مجھے تیری نعمت، عافیت اور پردہ پوشی حاصل ہے۔ اس لئے مجھے دنیا و آخرت میں اپنی نعمتیں اور عافیت اور پردہ پوشی بھرپور عطا کر۔

وضاحت: شام کے وقت "اَصْبَحْتُ" کے بجائے "اَمْسَیْتُ" کہا جائے۔

تشریح: جو شخص صبح شام اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور یہ تینوں چیزیں (نعمت، عافیت، پردہ پوشی) دنیا اور آخرت میں بھرپور عطا فرمائے گا۔

17۔یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا (مستدرک رقم 2044۔ج 2۔ص 241)

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ) میں تیری رحمت ہی سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام حالات کو سدھار دے اور پلک جھپکنے بھر کیلئے بھی مجھے کبھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا صبح شام پڑھنے کیلئے بتائی تھی۔اس دعا میں دنیا اور آخرت کی سب بھلائیاں آجاتی ہیں۔

18۔اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (ابوداؤد رقم5090۔ج5۔ص325)

ترجمہ: اے اللہ! میرے بدن میں عافیت (خیریت) عطا فرما،اے اللہ! میرے کانوں کو خیرت سے رکھ،اے اللہ! میری آنکھوں کو خیریت سے رکھ، تیرے سوا کوئی معبود وکارساز نہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

وضاحت: پورے جسم کی صحت قائم رکھنے کے لئے یہ دعا کتنی اچھی ہے۔

رات کو پڑھنے کی سورتیں اور آیتیں

1۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں یعنی "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" سے آخر تک

(بخاری رقم3۔ج5۔ص29، مسلم رقم708، ابوداؤد ج2۔ص118)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی مذکورہ دو آیتیں پڑھ لے گا تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔یعنی وہ ہر قسم کی آفت،مصیبت اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا بلکہ تہجد وغیرہ کا ثواب بھی پائے گا۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں شیطان تین رات تک اس گھر کے قریب نہیں آسکتا۔

(نسائی،مستدرک،حاکم)

2۔ سورہ مُلک کی تلاوت (نسائی،مستدرک،حاکم)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ مُلک اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورت کو رات کے وقت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے بچالے گا۔

3۔ سورۃ یٰسین کی تلاوت (ابوداؤد رقم 3121۔ج3۔ص489، ابن ماجہ رقم 1448)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے۔ اس کو مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ نیز فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو رات کے وقت پڑھے گا اللہ اس کو بخش دے گا۔

رات کو سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں

1۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا (بخاری رقم 46۔ج6۔ص49، مسلم ج17۔ص35)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور تیرا ہی نام لے کر دوبارہ زندہ ہوں گا (یعنی اٹھوں گا)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لئے اپنے بستر پر لیٹتے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے اور جب سو کر اٹھتے تو کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

(بخاری رقم 44۔ج6۔ص48، مسلم ج17۔ص35)

ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے (سلانے) کے بعد زندہ اٹھایا اور اسی کی طرف ہم کو (قیامت کے دن) اٹھ کر جانا ہے۔

2۔ بِاسْمِکَ رَبِّی وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ

(بخاری رقم 52۔ج 6۔ص 53، مسلم ج 17۔ص 37)

ترجمہ: اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں نے اپنے پہلو کو (بستر پر) رکھا اور تیرا نام لے کر ہی اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے مجھے (سوتے میں) موت دے دی تو مجھ پر رحم فرمائیو اور اگر (مجھے سونے کے بعد بھی زندہ رکھا) تو میری حفاظت کیجیو، جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو وضو کرو، پھر بستر کو تین مرتبہ کسی کپڑے سے جھاڑو اور دائیں کروٹ پر لیٹ کر اس دعا کو پڑھو۔

3۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴ بار (بخاری، مسلم)

ترجمہ: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

تشریح: ایک مرتبہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مَیں کام کرتے کرتے تھک جاتی ہوں، اس لئے آپ مجھے کوئی نوکر دلا دیں۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر ایک چیز بتاتا ہوں۔ وہ یہ کہ سوتے وقت مندرجہ بالا کلمات کو پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے نوکر سے بہتر ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں وہ دن بھر خواہ کتنا ہی کام کریں ان کو زیادہ تھکن محسوس نہیں ہوتی اور سب کام ان

کے آسانی سے ہو جاتے ہیں۔

4۔ قرآن مجید کی آخری تین سورتیں

قُلْ هُوَا للّٰهُ اَحَدٌ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (بخاری رقم 51۔ج6۔ص52)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں یہ تینوں سورتیں پڑھ کر پھونکتے پھر اپنے سارے بدن پر جہاں تک ہوسکتا ہاتھ پھیرتے پہلے سر، منہ اور بدن کے اگلے حصہ پر تین بار ایسا کرتے۔

5۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

(ترمذی رقم 3621۔ج5۔ص241)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں اور جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اُسی کے آگے توبہ کرتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بستر پر آتے وقت اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ خواہ اتنے زیادہ ہوں جتنے سمندر کی جھاگ یا درختوں کے پتے یا ریت کے ذرات یا جتنے دنیا کے دن۔

6۔ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ

اَرْسَلْتَ (بخاری رقم 47۔ج6۔ص49، مسلم ج17۔ص32)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کیا اور میں نے اپنے چہرہ کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنے کاموں کو تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تجھ پر ٹکا دی، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تجھ سے امید رکھتے ہوئے تیرے (عذاب) سے نہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ کوئی بچنے کی جگہ، سوائے تیرے ہی پاس، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تُو نے نازل کی ہے اور تیرے نبیؐ پر جس کو تُو نے بھیجا ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو پہلے وضو کرو اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو اور اس کے بعد کوئی اور کلام نہ کرو پھر اگر اسی رات تم کو موت آ گئی تو تمہاری موت فطرت (اسلام) پر ہوگی اور اگر موت نہ آئی اور تم صبح اٹھ بیٹھے تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی۔

7۔ آیت الکرسی پڑھنا (بخاری)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بستر پر آؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ جو ایسا کرے گا رات بھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان اس کے قریب بھی نہ آ سکے گا۔

8۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا پڑھنا (بزار، ابن حبان)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بستر پر اپنا پہلو رکھ کر یہ دونوں سورتیں پڑھے گا تو وہ سوائے موت کے ہر آفت سے بچا رہے گا۔

9۔ سورۃ کافرون کا پڑھنا

(ابوداؤد رقم ج 5۔ص 303، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ رقم 801، ابن حبان فی صحیحہ رقم 790، مستدرک حاکم رقم 2121۔ ج 2۔ص 274، ترمذی رقم 3627)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بستر پر جا کر سورۃ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ۔الخ۔ پڑھ کر سو جائے گا تو وہ شرک سے بچا رہے گا۔(واضح ہو کہ شرک وہ گناہ ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے بڑے سے بڑا نیک عمل بھی انسان کے کام نہیں آتا) اور ایک حدیث کے مطابق جس شخص کو ایسی حالت میں موت آئے کہ وہ شرک سے پاک ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دے گا، خواہ وہ اتنے ہوں کہ زمین ان سے بھر جائے۔اس لئے سورہ کافرون کو بستر پر پڑھنے جیسی دولت کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے۔

سوتے ہوئے ڈر جانے اور گھبراہٹ دور کرنیکی دعائیں

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ

(ابوداؤد رقم 2893۔ج 4۔ص 219، ترمذی 3770۔ج 3۔ص 171)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (سوتا ہوں) اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔اس کے غصہ، اس کے عذاب اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوتے میں ڈر جاتا ہو تو اس کو چاہیے کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے ایسا کرنے سے اس کو کسی قسم کا نقصان یا تکلیف نہیں پہنچے گی۔

2۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ

(طبرانی فی الکبیر حوالہ مجمع الزوائد رقم 17065۔ ج 10۔ ص 175)

ترجمہ : میں اللہ کے ان پورے کلموں کی پناہ لیتا ہوں جن پر کوئی نیک ہو یا بد غالب نہیں آ سکتا، اس برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس سے جو اوپر چڑھتی ہے اور ان چیزوں کی برائی سے جو زمین پر پھیلی ہوئی ہیں اور اس برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں سے اور رات اور دن کے حادثوں سے سوائے اس واقعہ کے جو بھلائی لے کر آئے۔

تشریح: سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ رات کو ڈر جاتے ہیں تو آپؐ نے ان کو یہ دعا سکھائی۔ یہ وہ دعا ہے جو جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات سکھائی تھی جبکہ شیطانوں نے آپ پر یلغار کر دی تھی، ان میں سے ایک شیطان کے ہاتھ میں شعلہ دار آگ تھی جس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) جلانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس دعا کی برکت سے وہ آگ بجھ گئی اور تمام شیاطین ناکام و نامراد لوٹ گئے۔

خواب کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا (ڈراؤنا) شیطان کی طرف سے۔ اس لیے جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس پر خوش ہو اور الحمدللہ

کہے اور اس کو سوائے اپنے کسی خیر خواہ دوست، عالم یا عقلمند شخص کے کسی اور کو نہ سنائے اور اگر برا خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھتکار دے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

(بخاری رقم 681۔ ج6۔ ص438، مسلم رقم 2264۔ ج15۔ ص20)

(ابوداؤد رقم 5019۔ ج5۔ ص282، ترمذی رقم 2272)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّ ھَا

ترجمہ: میں شیطان اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

تشریح: پھر کروٹ بدل لے اور ہو سکے تو نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔ ایسا کرنے سے وہ برا خواب کوئی نقصان یا تکلیف نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری رقم 683۔ ج6۔ ص439، مسلم ج15۔ ص20)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں (1/46) حصہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے۔

(مسلم رقم 2264۔ ج15۔ ص20)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کی جو تعبیر دی جائے وہ اسی طرح واقع ہو جاتا ہے، اس لیے خواب کی تعبیر دینے میں احتیاط کرنی چاہیے۔ بغیر سوچے سمجھے غلط تعبیر نہیں دینی چاہیے اور تعبیر بھی اچھی دینی چاہیے۔ (ابوداؤد رقم 5020۔ ج5۔ ص284)

گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعا

''بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''

(ابوداؤد رقم 5095۔ ج5۔ ص328، ترمذی رقم 3650۔ ج9۔ ص270)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ برائی، نقصان اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے اور فائدہ حاصل کرنے کی کسی میں طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کی گئی، تُو بچالیا گیا اور تجھے ہدایت دے دی گئی۔ پھر شیطان اس سے دور بھاگ جاتا ہے۔ گھر سے باہر ہر قسم کی آفت، حادثہ اور غلط بات کرنے سے بچنے کے لیے یہ دعا نہایت ہی موثر ہے۔

آج کل جبکہ بکثرت اور طرح طرح کے حادثات پیش آتے ہیں ان سے اگر کوئی محفوظ رہنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ گھر سے نکلتے وقت بڑے غور سے سوچ سمجھ کر اس دعا کو پڑھ لیا کرے۔ انشاءاللہ ہر آفت اور حادثہ سے محفوظ رہے گا۔

گھر میں داخل ہو کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (ابوداؤد رقم 5096۔ ج5۔ ص328)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا چاہتا ہوں۔ اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوا اور اللہ ہی کا نام لے کر میں نکلا اور صرف اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کیا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔ ایسا کرنے سے داخل ہونے والے اور گھر والوں دونوں پر برکت ہو گی۔ آجکل گھروں میں بے برکتی کی عام شکایت

ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم نے اسلامی تعلیمات کو چھوڑ رکھا ہے اس لیے گھر میں خیر و برکت حاصل کرنے کے لیے اس تعلیم نبوی پر عمل کرنا چاہیے۔

ایک اور روایت میں جو کہ ابن القیم کی کتاب جلاء الافہام میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنگ دستی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ:

جب گھر میں آیا کرو تو گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو سلام کرو اور پھر مجھ پر سلام (درود پڑھنے) کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ جب اس نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنی فراخی عطا کی کہ اس نے اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں تک کو بہت کچھ دیا۔

بازار میں پڑھنے کی دُعا

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً (مستدرک حاکم رقم 232۔ج2۔ص 2320)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بُرائی سے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اس میں کوئی جھوٹی قسم کھا بیٹھوں یا کوئی گھاٹے اور نقصان کا سودا کر بیٹھوں۔

تشریح: اس دعا کی بدولت انسان ہر قسم کے گھاٹے یا نقصان کے سودے سے بچا رہتا ہے اور جھوٹی قسم کھانے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ آجکل جبکہ خرید و فروخت میں دھوکا اور کم ناپ تول عام ہے اس دُعا کو بازار میں پہنچ کر ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔ تا کہ ہر قسم کے دھوکہ اور نقصان

سے انسان محفوظ رہے۔

2۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(ترمذی رقم 3668۔ ج5۔ ص 291)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ہر چیز کا اختیار اسی کو ہے اور صرف اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے۔ وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور وہی ایسا زندہ رہنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بازار میں پہنچ کر یہ کلمات کہہ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دس لاکھ نیکیاں دے گا۔ اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دے گا اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرے گا۔

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہونے لگتے تو پہلے بسم اللہ کہتے پھر سوار ہونے کے بعد الحمد للہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،سُبْحَانَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ترمذی رقم 3675۔ ج9۔ ص 287، ابوداؤد رقم 2342)

ترجمہ: بے عیب ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کیا ورنہ ہم اس کو اپنے قابو میں نہ کر سکتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ میں نے بیشک اپنی ذات پر ظلم کیا، تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی اور معاف کرنے والا نہیں۔

سفر کی دعائیں

1۔ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَآئِعُهٗ

(مسند احمد ج2۔ ص403 اور صحیح ابن ماجہ ج2۔ ص133)

ترجمہ: میں تم سب کو اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔ جس کے حوالہ کی ہوئی کوئی چیز ضائع اور برباد نہیں ہوتی۔

تشریح: سفر کرنے والے کو چاہیے کہ یہ دعا اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر پڑھے۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ گھر میں ہر قسم کی حفاظت رہے گی۔

2۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

(ترمذی رقم 3686۔ ج3۔ ص155)

ترجمہ: میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے کاموں کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

تشریح: جب کوئی شخص کہیں سفر پر روانہ ہونے لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر یہ دُعا دیتے اور اس وقت تک اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ خود اپنا ہاتھ نہ ہٹا لیتا۔

3۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِ نَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَ نَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ

(مسلم ج2۔ص998، نقلا عن حصن المسلم ص187)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا، ورنہ ہم خود اس پر قابو نہیں پا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ مانگتے ہیں اور ایسا عمل جس سے تو خوش ہو۔ اے اللہ! اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہمارے لئے کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے اہل وعیال کا نگراں اے اللہ! میں سفر کی تکلیف، بُرے منظر اور مال اور اہل وعیال میں بُرے حال میں لوٹنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور جب واپسی کا سفر کرتے تو اس وقت بھی یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔ البتہ اس کے

آخر میں ذیل کے کلمات بڑھا دیا کرتے تھے۔

''آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ'' (مسلم ج2۔ص998۔از حصن المسلم)

ترجمہ: ہم واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

وضاحت: سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے

اور جب کسی بلندی سے نیچے اترتے تو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے۔

4۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم ج17۔ص31)

ترجمہ: میں اللہ کی مخلوق کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلمات کی پناہ لیتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوران سفر کسی جگہ ٹھہرے اور اس دعا کو پڑھ لے تو جب تک وہ وہاں سے نہیں جاتا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

رنج و غم، فکر و بے چینی اور مصیبت و پریشانی کے وقت پڑھنے کی دعائیں

1۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (بخاری)

ترجمہ: نہیں معبود اور کام بنانے والا سوائے اللہ کے جو بڑ دبار اور مہربان ہے۔ اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، جو کہ ساتوں آسمانوں اور بڑے عرش کا (بھی) پروردگار ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو کہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک مَیں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے چینی اور پریشانی کے وقت مندرجہ بالا کلمات کہا کرتے تھے۔ بہتر یہ ہے کہ ان کلمات کو کم از کم تین مرتبہ کہہ کر اور درود شریف پڑھ کر اپنی دعا مانگی جائے۔

2۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

(بخاری رقم 176۔ ج6۔ ص66، مسلم ج17۔ ص47)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ عظمت والا اور بُردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو کہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، جو کہ تمام آسمانوں، زمین اور بڑے عرش کا مالک ہے۔

تشریح: یہ کلمات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی اور بے چینی کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

3۔ اَللّٰهُ،اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا (صحیح ابن ماجہ ج2۔ص335)

ترجمہ: اللہ،اللہ میرا پالنے والا ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے چینی اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے ان کلمات کو تین بار پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

4۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (ابن حبان بحوالہ ابی داؤد۔رقم 5090۔ج5۔ص326)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے صرف تیری ہی رحمت کی امید ہے۔اس لئے تُو ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کیجیو اور میرے تمام حالات کو سدھار دیجیو۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مندرجہ بالا دعا پریشان اور مصیبت زدہ شخص کو پڑھنی چاہیے،تاکہ اس کی پریشانی دور ہو۔

5۔ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

(مستدرک حاکم بحوالہ صحیح الترمذی رقم 2796۔ج3۔ص172)

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے میں صرف تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو مجھے اس مشکل اور پریشانی سے نجات دے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی فکر اور پریشانی آتی تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جنگ بدر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جا کر

بار باریَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ کہتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے فتح نصیب فرمائی۔

6۔ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ج (الانبیاء۔87)

ترجمہ: (اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے میں یقیناً ظالموں میں سے ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی مسلم یہ کلمات کہہ کر دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ یہی دعا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی۔ جس کی برکت سے اللہ نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے نجات دی۔

(ترمذی رقم 2785۔ ج3۔ ص168)

7۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی مگر اللہ کے حکم سے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے۔ جن میں سب سے چھوٹی بیماری رنج وغم ہے۔ (مستدرک حاکم رقم 2034۔ ج2۔ ص۔ 236)

وضاحت: اس کلمہ کے مفہوم کو ذہن میں رکھ کر پڑھا جائے تو حد درجہ سکون قلب حاصل ہوتا ہے اور حیرت انگیز طور پر تکالیف اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں اور انسان بے خوف ہو جاتا ہے۔

8۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

(صحیح الترمذی رقم 3830۔ ج3۔ ص182)

ترجمہ: میں اللہ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی اور معبود اور کارساز

نہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور میں اسی کے آگے توبہ کرتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص استغفار سے چمٹ جائے گا یعنی بکثرت گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل اور ہر رنج وغم سے نجات دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔

(ابوداؤد رقم 1518۔ ج2۔ ص 9-178، نسائی رقم 3819)

وضاحت: استغفار کے بہت سے الفاظ مختلف احادیث میں آئے ہیں، جو بھی اختیار کر لئے جائیں اسی سے یہ نعمت حاصل ہو سکتی ہے۔ الفاظ خواہ کوئی سے بھی ہوں ذہن میں استغفار کا مفہوم رہنا ضروری ہے۔

احادیث سے ثابت شدہ استغفار کے الفاظ میں سے سب سے افضل تو وہی ہے جس کا نام ''سید الاستغفار'' ہے یعنی استغفار کے الفاظ کا سردار، جس کا مفصل ذکر صبح وشام کی دعاؤں کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ اس کے بعد سب سے اچھے الفاظ مندرجہ بالا ''**استغفر اللہ الذی**'' ۔۔۔۔ ہیں۔ اسکے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اس کو تین مرتبہ پڑھ لے گا اسکے سب گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ میدانِ جنگ سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

(ترمذی رقم 3812۔ ج10۔ ص 22-23)

9۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

ترجمہ: ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے۔ صرف اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کیسے چین پڑے

جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ اسرافیل علیہ السلام اپنے منہ میں صُور لیے کان لگائے ہوئے انتظار میں ہیں کہ کب صُور پھونکنے کا حکم ملے کہ وہ صُور پھونکیں اور قیامت آ جائے۔

اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بہت دہشت طاری ہوگئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس دہشت کو دور کرنے کے لیے کیا کریں؟

اس پر آپ نے فرمایا کہ "حَسْبُنَا اللّٰهُ"۔۔۔ پڑھو۔

(صحیح الترمذی رقم 2585۔ ج 3۔ ص 105)

وضاحت: اس دعا کو اس وقت پڑھنا چاہیے کہ جب کسی قسم کا خطرہ یا ہولناک بات پیش آنے کا ڈر ہو۔

10۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْراً مِّنْهَا

ترجمہ: بے شک ہم سب اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم واپس اسی کے پاس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس (ضائع شدہ چیز) سے بہتر عطا فرما۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت مندرجہ بالا دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس (ضائع شدہ چیز) سے بہتر عطا فرمائے گا۔

(مسلم ج 6۔ ص 220، مسند احمد ج 4۔ ص 27)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب میرے پہلے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں بہت مغموم تھی اور سوچتی تھی کہ مرحوم شوہر ابو سلمہؓ سے بہتر اور کون شخص ہو سکتا ہے جو مجھے ملے؟ مگر میں نے اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر یقین رکھتے ہوئے کہ جو شخص مصیبت کے وقت مندرجہ بالا

دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع شدہ چیز سے بہتر عطا فرمائے گا، یہ دعا پڑھنی شروع کر دی۔ اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اللہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف بخشا جو کہ ابوسلمہؓ سے یقیناً بہتر تھے۔

وضاحت: اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے ان ہدایات پر عمل کرتا ہے وہ یقیناً کامیاب ہوتا ہے خواہ وہ کام بظاہر ناممکن ہی معلوم ہوتا ہو۔ ضرورت صرف یقین پیدا کرنے اور سنت کی پیروی کرنے کی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ مصیبت کے اس علاج پر کاربند ہوں۔

مصیبت اور نقصان خواہ کتنا ہی کم اور چھوٹا کیوں نہ ہو خواہ وہ کانٹا چبھنے کی تکلیف ہی کیوں نہ ہو۔ اس دعا کو یقین کامل کے ساتھ اس وقت بھی پڑھا جائے جب کوئی چیز گم ہو جائے تو انشا اللہ اس دعا کی بدولت گمشدہ چیز کا نعم البدل اور ثواب ضرور مل جائے گا۔

11۔ درود شریف کثرت سے پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: اے اللہ! رحم وکرم فرما! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جس طرح تُو نے رحم وکرم فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تُو ہے تعریف کے لائق اور بزرگی والا۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جس طرح تُو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ

السلام کی آل پر، بے شک تو ہے تعریف کے لائق اور بزرگی والا۔

تشریح: احادیث میں درود شریف کی بڑی فضیلت آئی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور جو شخص میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے وہ ذلیل وخوار ہو۔

(مسلم رقم 408، ترمذی رقم 8794۔ج3۔ص 177)

وضاحت: درود شریف کے تمام فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ درود شریف وہ پڑھا جائے جو کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو یا پھر کسی صحابیؓ سے منقول ہو۔اس کے علاوہ من گھڑت درود جو کہ اکثر لوگوں کی زبان پر ہیں، جن کی بے حد تعریف کی جاتی ہے اور احادیث سے ثابت نہیں ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

اس لئے کہ یہ تمام درود اور دُعائیں من گھڑت ہیں کتاب وسنت میں ان کا کہیں وجود نہیں خیر القرون کے بعد کی ایجادات ہیں۔ان کو پڑھنا بدعت وگمراہی ہے۔ان کی بجائے صحیح احادیث سے ثابت درود ابراہیمی جو کہ نماز میں پڑھا جاتا ہے اور لوگوں کو یاد بھی ہوتا ہے وہ پڑھیے۔

اس کے علاوہ بھی درود کے کئی مسنون صیغے (الفاظ) ہیں۔مثلاً ایک صیغہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(ابوداؤد رقم 982۔ج 1۔ص 601)

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما جو نبیؐ اُمّی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو کہ سب مومنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے گھر والوں پر جس طرح تُو نے رحمت نازل کی تھی ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر، بے شک تُو ہی تعریف کے لائق اور

بزرگی والا ہے۔

نعمتوں کے زائل ہونے اور نظر لگنے سے حفاظت کی دُعا

1۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (الیوم واللیلۃ رقم 2078۔ص 78)

ترجمہ: جو اللہ نے چاہا (ہوگیا) کسی قسم کی نعمت یا فائدہ اللہ کے حکم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جب اللہ تعالیٰ کسی کو مال اور اہل وعیال کی صورت میں کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ مندرجہ بالا کلمات کہہ لے تو وہ سوائے موت کے ہر قسم کی آفت اور نقصان سے محفوظ رہے گی''۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِکَ (مسلم ج 17۔ص 54)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری نعمتوں کے زائل ہونے اور تیری دی ہوئی خیریت اور عافیت کے ختم ہوجانے اور تیری اچانک پکڑ اور تیری ہر ناراضگی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

بیماری کی دُعائیں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (الاحزاب۔۴۳)

ترجمہ: اور اللہ مومنوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تشریح: مومنوں پر جو بھی حالت آتی ہے اس میں ان کے لئے رحمت اور برکت ہی ہوتی ہے خواہ وہ تکلیف دہ ہی کیوں نہ ہو اور بیماری کو بھی مومنوں کیلئے اللہ نے اپنی خاص رحمت کا ذریعہ بنا دیا ہے اور وہ در پردہ اُن کے لئے رحمت کا سبب ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

مسلمان کو جب بھی کوئی بیماری یا اور کوئی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نظام اس لئے رکھا ہے کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو اور اس کے اعمال تولے جائیں تو اس کے گناہ کم سے کم ہوں اور وہ عذاب الٰہی سے بچ جائے، مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ قولی اور فعلی شرک سے بالکل پاک ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص بیماری میں اللہ کی تعریف کرتا ہے یعنی الحمد للہ کہتا ہے تو جب اچھا ہو جاتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے وقت وہ تھا۔

(مسند احمد)

وضاحت: الغرض بیماری کو بُرا نہ سمجھنا چاہیے۔ اس کے برعکس اس کو ایک نعمت تصور کرنا چاہیے۔ اس لئے بیمار سے جب کوئی شخص حال پوچھے تو اس کے جواب میں اس کو الحمد للہ کہہ کر اپنا حال بتانا چاہئے۔

تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کا علاج کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ (ابوداؤد رقم 3874۔ج4۔ص206)

ترجمہ: حرام چیز سے علاج نہ کرو۔

تشریح: یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ خواہ حکیم ڈاکٹر کسی مرض کو لاعلاج ہی کیوں نہ قرار دے دیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ نے ہر بیماری کی شفا رکھی ہے۔

وضاحت: تاہم بُری بُری بیماریوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ جیسے برص، کوڑھ اور دیوانگی وغیرہ جیسا کہ مندرجہ ذیل دعا نمبر 1 میں ہے۔

1۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ (صحیح النسائی رقم 5068۔ج3۔ص1116)

ترجمہ: اے اللہ! میں برص، دیوانگی، کوڑھ اور تمام بُری بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے ہمیں بھی یہ دعا اکثر پڑھتے رہنا چاہیے۔

2۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ　　قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ　　قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

تشریح: ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر بیمار پر دم کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود یا اپنے گھر والوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپؐ ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر اس پر دم کیا کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ:

یہ سورتیں پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان میں اس طرح پھونکتے کہ اس میں کچھ لعابِ دہن بھی ہوتا۔ اس کے بعد سر سے شروع کر کے باقی سارے بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے ہاتھوں کو پھیرتے (بخاری ج8۔ص87، بحوالہ ابی داؤد رقم 5056۔ج5۔ص304)

3۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِہٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری ج10۔ص178، مسلم رقم2191فی السلام)

ترجمہ: اے اللہ! لوگوں کے رب اس تکلیف اور بیماری کو دور کر دے اور اس (بیمار) کو شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے۔ کوئی شفا نہیں سوائے تیری شفا کے ایسی شفا دے کہ اس کے بعد ذرا بھی تکلیف باقی نہ رہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی تیمارداری کرنے جاتے تو اس پر یہ دعا پڑھتے ہوئے اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے۔

4۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ (مسلم رقم2186۔ج14۔ص170)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر میں تمہارے اوپر دم کرتا ہوں تا کہ ہر وہ چیز جو تمہیں تکلیف دے رہی ہے دور ہو جائے اور اللہ تمہیں ہر شخص کے شر یا حسد کرنے والی نظر سے بچائے میں اللہ کا نام لے کر تم پر دم کرتا ہوں۔

تشریح: ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی دعا پڑھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی بیمار ہوتا تو اس پر یہی دُعا پڑھا کرتے تھے۔

5۔ بِسْمِ اللّٰہِ ،بِسْمِ اللّٰہِ ،بِسْمَ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ (مسلم ج14۔ص189)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے نام کے ساتھ، جو تکلیف مَیں محسوس کر رہا ہوں اور جس چیز کا مجھے ڈر اور خدشہ ہے اس کی بُرائی سے میں اللہ کی طاقت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جہاں درد ہو اس جگہ اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ:

"**بسم الله**" پڑھ کر سات مرتبہ مندرجہ بالا دعا پڑھا کرو۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا ہی کیا کرتے تھے اور اِن کا درد بالکل کافور ہو جاتا تھا۔ درد دُور کرنے کی یہ تیر بہدف دعا ہے۔

6۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (ترمذی رقم 2197، مستدرک حاکم رقم 8324۔ج5۔ص592)

ترجمہ: اللہ جو کہ بہت بڑا ہے، کا نام لے کر ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں، جو کہ عظیم ہے ہر جوش میں آنے والی اور پھڑکنے والی رگ سے اور آگ کی گرمی کی بُرائی سے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور دوسری بیماریوں میں یہ دُعا پڑھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اس دعا کے معنی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بلڈ پریشر میں خاص طور پر مفید معلوم ہوتی ہے۔

7۔ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

(ابوداؤد رقم 3106۔ج3۔ص479، صحیح الترمذی رقم 2180۔ج2۔ص210)

ترجمہ: میں عظمت والے اللہ سے جو کہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ سوال کرتا ہوں کہ تمہیں شفا بخشے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی بیمار کے پاس تیمارداری کے لئے جائے اور اس دعا کو سات مرتبہ پڑھ لے تو وہ بیمار شفایاب ہو جائے گا، بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ گیا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی جب کسی بیمار کے پاس عیادت کے لئے جاتے تو اس کے سرہانے بیٹھ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

8۔ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا

(بخاری ج10۔ص178، مسلم رقم 2201، ابوداؤد رقم 3896۔ج4۔ص220)

تشریح: سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بالخصوص کسی زہریلے جانور کے کاٹے ہوئے اور دیوانے شخص پر سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ پڑھ کر صبح شام مریض پر دم کیا جائے۔ جب پڑھ کر پھونکا جائے تو اس میں کچھ لعابِ دہن ضرور ملا ہوا ہو۔

ایک دیوانہ شخص تھا جس کو اس کے رشتہ داروں نے زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا۔ 30 صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی جماعت اُن کے پاس سے گزری تو انہوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے پاس اس کا کچھ علاج ہے؟ اس پر صحابی ابوسعید الخدریؓ نے کہا ہاں اور پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ تین روز تک صبح شام ایسا ہی کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس پر ان لوگوں (مریض کے رشتہ داروں) نے صحابیؓ کو دم کے بدلہ میں کچھ بکریاں دیں۔

مگر اسے لینے میں صحابیؓ کو شک ہوا کہ جائز ہے یا نہیں لیکن جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا! کہ لے لو۔

اسی طرح ایک اور صحابیؓ نے کسی شخص پر جس کو کسی سانپ نے ڈس لیا تھا۔ سورۃ فاتحہ پڑھی اور دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

9۔ سورہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرنا (زادلمعاد۔ج4۔ص180)

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹ لیا تو آپؐ نے یہ تینوں سورتیں پڑھ کر کاٹے کی جگہ دم کیا اور پانی میں نمک ملا کر اس جگہ پر بہایا۔

گویا بچھو کے کاٹے کا یہ مسنون علاج ہے۔

10۔اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیْ اِلَّا اَنْتَ (نسائی، مسند احمد)

ترجمہ: لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کردے اور شفا بخش، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی اور شفا دینے والا نہیں۔

تشریح: ایک مرتبہ کسی شخص کا ہاتھ پکتی ہوئی ہنڈیا اُٹھانے سے جل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے گئے اور اس پر اس طرح دم کرتے رہے کہ پھونک کے ساتھ کچھ منہ کا لعاب بھی جلی ہوئی جگہ پر پڑتا جاتا۔

اس دعا کا ہاتھ وغیرہ یا جلی ہوئی جگہ پر پڑھنا خاص طور پر مفید ہے۔

11۔لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی رقم 2727۔ج3۔ص152)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا

کوئی معبود و کارساز نہیں، سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود و کارساز نہیں اور جس کا کوئی شریک نہیں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے تمام حکمرانی اسی کی ہے اور سب تعریف اس کے لئے سزاوار ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے کسی قسم کا نفع یا نقصان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو بیمار اس دعا کو اپنی بیماری میں پڑھ لے گا اور پھر اس کو موت آ گئی تو اس کو آگ نہیں کھائے گی۔

12۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

(مستدرک حاکم رقم 1908۔ ج 2۔ ص 183)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔ تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں ظالموں (گنہگاروں) میں سے ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بیمار اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھ لے گا تو پھر اگر وہ مر گیا تو اس کو شہید کا درجہ ملے گا اور اگر صحت یاب ہو گیا تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

13۔ اُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ (بخاری ج 4۔ ص 179۔ ترمذی رقم 2061، ابوداؤد رقم 4737۔ ج 5۔ ص 105)

ترجمہ: میں تم دونوں کو ہر شیطان، زہریلے جانور اور ہر بُری نظر سے اللہ کے پورے پورے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو مخاطب

فرما کر یہی دعا پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے لئے یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔ اس دعا کی برکت سے بچہ شیطان، زہریلے جانور اور نظر لگنے سے بچا رہتا ہے۔

وضاحت: حدیث میں لفظ "أُعِيذُكُمَا" آیا ہے۔ یعنی تم دونوں کو (صیغہ تثنیہ مخاطب کے ساتھ)

یعنی سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما یا سیدنا اسماعیل یا سیدنا اسحاق علیہم السلام کو لیکن اگر بچہ ایک ہو تو اس کیلئے لفظ (واحد/مذکر) "أُعِيذُكَ" اور بچی ہو تو اس کے لئے (صیغہ واحد مونث مخاطب) "أُعِيذُكِ" کہنا چاہیے۔

اور اگر دو سے زیادہ بچے ہوں تو ان کے لئے (صیغہ جمع مذکر مخاطب) "أُعِيذُكُمْ"۔

اور اگر بچیاں دو سے زائد ہوں تو ان کے لئے (صیغہ جمع مونث مخاطب) "أُعِيذُكُنَّ" کہنا چاہیے۔

جن بیماریوں یا بلاؤں میں دوسرے مبتلا ہوں ان سے محفوظ رہنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا (صحیح الترمذی رقم 3672۔ ج3۔ ص153)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس (بیماری یا بلا وغیرہ) سے محفوظ رکھا ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھے اپنی مخلوق میں بہت لوگوں سے بہتر بنایا ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص کسی دوسرے کو کسی بیماری یا آفت میں گرفتار دیکھے اور یہ دعا پڑھ لے تو اس کو وہ بیماری (آفت) نہیں آئیگی۔

جادو کے اثرات سے محفوظ رہنے کی دعائیں

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ (موطاامام مالک۔ص353)

ترجمہ: میں اللہ کے عظیم چہرہ کی جس سے بڑھ کر کوئی چیز عظمت والی نہیں اور اللہ کے پورے کلمات کی جن پر نہ کوئی نیک شخص غالب آسکتا ہے اور نہ بد اور اللہ کے تمام اچھے ناموں کی جنکو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا پناہ لیتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے جس کو اس نے پیدا کیا، پھیلایا اور بنایا۔

تشریح: کعب الاحبار رحمتہ اللہ علیہ ایک تابعی ہیں۔ یہ تورات وغیرہ کے بڑے زبردست عالم تھے۔

جب یہ ایمان لائے تو یہودی ان کے دشمن ہو گئے اور اُن کو ہر طرح کی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے۔

وہ کہتے ہیں کہ اگر میں مندرجہ بالا دُعا نہ پڑھا کرتا تو یہودی اپنے جادو وغیرہ کے زور سے مجھے گدھا بنا دیتے۔ اس دعا کی برکت سے یہودی اُن کا بال تک بیکا نہ کر سکے۔

سات آیات قرآنی کا پڑھنا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص قرآن مجید کی مندرجہ ذیل سات آیات روزانہ پڑھ لیا کرے تو وہ شخص ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچا رہے گا۔ (غذاء الارواح)

1۔ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (توبہ۔۵۱)

ترجمہ: کہہ دو ہمیں ہرگز کوئی تکلیف وغیرہ نہیں پہنچے گی، سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

2۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (یونس۔۱۰۷)

ترجمہ: اگر اللہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں، سوائے اس کے اور اگر وہ آپ کو کوئی فائدہ پہنچائے تو اس کے فضل کو بھی کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے اور وہی بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

3۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (ہود۔٦)

ترجمہ: زمین پر کوئی ایسا چوپایہ (جاندار) نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ تو اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور موت کی جگہ کو جانتا ہے۔ ہر چیز واضح کتاب میں موجود ہے۔

4۔ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (ہود۔۵۶)

ترجمہ: بے شک میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو کہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ کوئی جاندار بھی ایسا نہیں ہے جس کی پیشانی کو وہ نہ پکڑے ہوئے ہو۔ بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

5۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (فاطر۔۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے جو رحمت کھول دے تو اس کو بند کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس چیز کو روک لے تو اس کے علاوہ کوئی اس کا جاری کرنے والا نہیں اور وہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

6۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (عنکبوت۔۶۰)

ترجمہ: اور بہت سے ایسے جاندار ہیں جو اپنی روزی اپنے ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو اور تمہیں روزی دیتا ہے اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

7۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ

يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (زمر۔۳۸)

ترجمہ: اگر آپ ان سے پوچھیں کہ زمین و آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو ضرور جواب دیں گے کہ اللہ نے، کہہ دیجئے! ذرا بتاؤ تو سہی کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے پہنچائے ہوئے نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر وہ مجھے رحمت عطا کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیجئے! میرے لئے اللہ کافی ہے اسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

نوٹ: ہر دُعا کا پورا فائدہ جب ہی ہوتا ہے کہ اس کے معانی کے مطابق عمل وعقیدہ ہو۔

''سورۃ البقرہ'' کی تلاوت سے بھی انسان جادوگروں کے شر سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

سورۃ البقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا موجب برکت ہے اور اس کو چھوڑنا باعثِ حسرت اور اس پر باطل پرست لوگ (جادوگر وغیرہ) غالب نہیں آسکتے۔

آندھی کے وقت پڑھنے کی دُعا

1۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیْهَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

(مسلم ج2۔ص616، بخاری ج4۔ص76)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے اندر جو بھلائی ہے اور جس

بھلائی کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے مانگتا ہوں اوراس کی بُرائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی اور جس برائی کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آندھی کو آتا دیکھتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

آندھی اللہ کی رحمت لے کر بھی آتی ہے اور اس کا عذاب بھی اس لئے جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بھلائی اللہ سے مانگا کرو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو اور اس کو بُرا بھلا نہ کہا کرو (ابوداؤد رقم 5079۔ج5۔ص328)

2۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس

(ابوداؤد۔رقم 5082۔ج5۔ص 321)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آندھی کے ساتھ سخت اندھیرا ہو تو اس وقت مندرجہ بالا دونوں سورتیں بار بار پڑھنی چاہییں اور آندھی اور بادل کے بعد جب بارش ہوتی تو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا پڑھتے

ترجمہ: اے اللہ نفع بخش بارش ہو۔ (بخاری رقم 974۔ج1۔ص624)

بادل اٹھتا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ (ابوداؤد رقم 5099۔ج5۔ص330)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی بُرائی سے جو اس (بادل) میں ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل اٹھتا دیکھتے تو سب کام چھوڑ کر اسی کی طرف منہ کر کے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ پھر اگر بارش ہو جاتی تو یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَا فِعًا (بخاری ج1۔ص624)

ترجمہ: اے اللہ اس کو نفع بخش بارش بنا دے۔

اور اگر بادل کھل جاتا اور بارش نہ ہوتی تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: "سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے"

یعنی شکر ہے کہ اس نے اس بادل کے ساتھ کوئی عذاب نازل نہیں کیا۔

گرج اور چمک کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

(ترمذی رقم3678)

ترجمہ: اے اللہ ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک کر اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت بخش۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا گرج اور چمک کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

2۔ سُبْحَانَ الَّذِىْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح گرج بھی کرتی ہے اور جس کے ڈر سے فرشتے اس کی تعریف کرتے ہیں۔

تشریح: مشہور صحابی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گرج کی آواز سنتے تو سب باتیں چھوڑ کر یہ الفاظ کہا کرتے تھے۔ پھر یہ کہتے کہ یہ زمین والوں کے لئے سخت وعید ہے۔

(موطا امام مالک رقم 26۔ص 380)

ایک مشہور صحابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو گرج کے وقت تین مرتبہ یہ الفاظ کہے گا تو وہ اس سے محفوظ رہے گا۔ (ابن قیمؒ)

بارش مانگنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا (تین مرتبہ) (بخاری ج2۔ص 423,421,417، مسلم رقم 897)

ترجمہ: اے اللہ! بارش برسا، اے اللہ! بارش برسا، اے اللہ! بارش برسا۔

تشریح: ایک مرتبہ ایک شخص مسجد میں آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپؐ سے عرض کیا کہ:

اے اللہ کے رسول! بارش نہ ہونے کی وجہ سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ آپ بارش کے لئے دُعا فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ مندرجہ بالا الفاظ کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعا مانگنا ہی تھا کہ بادل آئے اور خوب بارش ہوئی۔

نقصان دہ بارش کے بند کرنیکی دُعا

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری رقم 961۔ج1۔ص 617، مسلم ج2۔ص 614)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہمارے اوپر نہ ہو۔ اے اللہ! ٹیلوں

پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ بارش برسا۔

تشریح: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے بارش ہوئی جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور ہفتہ بھر بارش ہوتی رہی تو اگلے جمعہ کے روز اُسی شخص نے آکر کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! بارش سے بڑی تباہی ہوگئی ہے۔ اس لیے آپ دعا کریں کہ یہ بند ہو جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا الفاظ میں دُعا مانگی تو بارش رُک گئی اور سورج نکل آیا۔ (بخاری رقم 962۔ج1۔ص617)

نیا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ (صحیح الترمذی رقم 2745۔ج3۔ص157)

ترجمہ: اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے امن اور ایمان کے ساتھ نکال (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہی دُعا پڑھا کرتے تھے۔

پرانے چاند کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! میں اس چاند کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جبکہ وہ اندھیرے میں چھپنے لگے۔

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جب پرانے چاند (یعنی چوتھی رات یا اس کے بعد کے) پر پڑی تو آپؐ نے سیدہ عائشہؓ سے کہا کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

بدشگونی دور کرنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

(مسند احمد ج 2۔ ص 220، سلسلہ الاحادیث الصحیحہ الالبانی رقم 1065)

ترجمہ: اے اللہ کوئی بھلائی نہیں سوائے تیری بھلائی کے اور نہ کوئی برائی آتی ہے تیرے حکم کے بغیر اور تیرے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بدشگونی کی وجہ سے کسی کام سے جس کا اس نے ارادہ کیا ہو رک جائے تو اس نے شرک کیا۔

اس کا کفارہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا دعا پڑھے۔ (مسند احمد)

کھانے پینے کی دُعائیں

1۔ بِسْمِ اللّٰہِ (بخاری رقم 342۔ باب التسمیۃ علی الطعام)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (کھانا شروع کرتا ہوں)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا شروع کرتے تو بسم اللہ کہتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔

2۔ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ (صحیح الترمذی رقم 1513۔ ج 2۔ ص 167)

ترجمہ: اللہ کا نام لیتا ہوں۔اس (کھانے) کے شروع میں اور آخر میں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاؤ تو جب یاد آئے تو مندرجہ بالا دُعا پڑھ لیا کرو۔

3۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقْنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ (صحیح الترمذی ج3۔ص159)

ترجمہ: سب تعریف اور خوبی اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے۔جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا۔ جس میں میری کسی قسم کی تدبیر اور طاقت کا دخل نہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اللہ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔

4۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ

(ابوداؤد رقم 3730۔ج4۔ص116، صحیح الترمذی رقم 2749۔ج3۔ص158)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر کھلا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھانے کو دے تو اس کو چاہیے کہ مندرجہ بالا دُعا پڑھے۔

5۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

(ابوداؤد رقم 3730۔ج4۔ص116، صحیح الترمذی رقم 2749۔ج3۔ص158-159)

ترجمہ: اے اللہ! اس (دودھ) میں ہمیں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید عطا فرما۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو دودھ پینے کو دے تو اس کو چاہیے کو مندرجہ بالا دعا پڑھے، اس لئے کہ دودھ وہ چیز ہے جو انسان کو کھانے پینے اور دوسری چیزوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ یعنی یہ سب سے بہتر غذا ہے۔

کھانے پینے کے آداب

1۔ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھے بغیر کھاتا پیتا ہے تو شیطان اس کے کھانے پینے میں شریک ہو جاتا ہے۔ (مسلم ج 13۔ ص 189)

مطلب یہ ہے کہ کھانے پینے کا جو فائدہ اللہ نے رکھا ہے۔ اس سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔

تشریح: آجکل اکثر لوگ بڑی اچھی اچھی غذائیں کھاتے ہیں مگر پھر بھی اکثر بیمار رہتے ہیں، اس کی وجہ یہی ہے کہ "بِسْمِ اللّٰهِ" کہے بغیر کھایا پیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، جس نے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" نہیں پڑھی تھی۔

جب اس کے کھانے میں سے صرف ایک لقمہ کے قریب باقی رہ گیا تو اس نے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ پڑھ لیا۔

یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ شیطان برابر کھاتا رہا، لیکن جب اس نے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ لی تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا اگل دیا۔

(ابوداؤد رقم 3768۔ ج 4۔ ص 140)

وضاحت: اس سلسلے میں ایک بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ احادیث میں کھاتے پیتے وقت

صرف ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔پوری ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم'' کی نہیں،اس لئے کھاتے پیتے وقت صرف '' بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھنی چاہیے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ آدمیوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقموں میں سارا کھانا ختم کر دیا۔آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اگر یہ ''بِسْمِ اللّٰهِ'' کہہ کر کھاتا تو یہ کھانا سب کے لئے کافی ہو جاتا۔

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو اور بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ نہ پیو۔ (مسلم ج 14۔ص 191)

وضاحت: بعض لوگ پیتے وقت گلاس کو تو بائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے ہیں مگر اس کے ساتھ دایاں ہاتھ بھی لگا لیتے ہیں۔یہ طریقہ بھی سنت کے خلاف ہے کیونکہ دائیں ہاتھ سے پکڑنے کا حکم ہے اور بائیں ہاتھ سے پکڑنے کا حکم نہیں ہے۔دونوں ہاتھ لگانے سے اس حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پلیٹ وغیرہ میں اپنے آگے کنارے سے کھایا کرو کیونکہ برکت کھانے کے بیچ میں اترتی ہے۔ (ترمذی رقم 1865)

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اگر کوئی بھول کر کھڑے کھڑے پی لے تو اس کو چاہیے کہ قے کر کے اُس کو نکال دے۔

کیونکہ کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔

(مسلم ج 14۔ص 197، مسند احمد)

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز تین سانس میں پیا کرتے تھے۔وہ اس طرح کہ پہلے ''بِسْمِ اللّٰهَ'' کہہ کر تھوڑا سا پینے کے بعد سانس لیتے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہتے۔اس طرح تین سانس میں پیتے اور ہر سانس لیتے وقت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہتے اور پی چکنے کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَ جَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا

(ابوداؤد رقم 3851۔ج4۔ص186)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کھلایا، پلایا، رچایا، بچایا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

6۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیتے وقت برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ؐ نے فرمایا کہ اگر برتن میں تنکا وغیرہ پڑا ہوا ہو تو اس کو پھونک مار کر نہ نکالے بلکہ برتن کو ٹیڑھا کر کے اس کو نکال دے اور آپ ؐ نے پیتے ہوئے سانس لینے کے وقت برتن کو منہ سے دور کر دینے کا حکم دیا ہے۔ (ترمذی رقم 1949۔ج6۔ص9)

7۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بل لیٹ کر کھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(مستدرک حاکم رقم 7253۔ج5۔ص178)

8۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت گرم کھانا کھانے سے بھی منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ذرا ٹھنڈا کر کے کھانا کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

(مسند احمد مجمع الزوائد ج5۔ص19، مستدرک حاکم ج5۔ص162)

9۔ کھانا کھاتے وقت لقمہ گر جائے تو اُس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے بلکہ اس پر جو خاک وغیرہ لگ گئی ہو اس کو صاف کر کے " بِسْمِ اللّٰہِ " پڑھ کر کھالے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سارے کھانے کی برکت اللہ نے اسی لقمہ میں رکھی ہو۔ (مسلم ج14۔ص205)

10۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا چکنے کے بعد پلیٹ وغیرہ کو صاف کرنے اور انگلیوں کو چاٹنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ نہ معلوم کھانے کی برکت کھانے کے کون سے حصہ میں ہے، ہوسکتا ہے کہ برکت کھانے کے اسی حصہ میں ہو جو پلیٹ وغیرہ یا انگلیوں میں لگا رہ گیا ہو۔

(مسلم ج14۔ص205)

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر آنے کی دُعائیں

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(بخاری رقم 142۔ج 1۔ص 166، مسلم ج 1۔ص 283، ترمذی رقم 7۔ج 1۔ص 41)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔

2۔ غُفْرَانَکَ (ابوداؤد رقم 30۔ج 1۔ص 30، ترمذی رقم 7۔ج 1۔ص 41)

ترجمہ: (اے اللہ!) میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہوئے دعا نمبر 1 اور بیت الخلاء سے باہر نکل کر دُعا نمبر 2 پڑھا کرتے تھے۔

قرض کی ادائیگی کے لئے دعائیں

1۔ اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(ترمذی رقم 3816۔ج 3۔ص 180)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے حلال روزی اتنی عطا کر کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور مجھے اپنے فضل سے اتنی روزی دے کہ میں تیرے سوا دوسروں سے بے نیاز ہو جاؤں۔

تشریح: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اس کی برکت سے اگر تمہارے اوپر صیر (پہاڑ کا نام) کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ

اسے ادا کر دے گا۔

2۔ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِیُ الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ

(طبرانی فی الصغیر رقم 17443)

ترجمہ: اے اللہ! بادشاہت کے مالک تُو جسے چاہتا ہے بادشاہت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے اور جس کو تُو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ تمام بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ دنیا اور آخرت میں رحمت اور رحم کرنے والے جس کو تُو چاہتا ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں دیتا ہے جس کو تُو چاہتا ہے ان سے محروم رکھتا ہے۔ مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما جس کی وجہ سے میں تیرے سوا دوسروں کے رحم و کرم سے بے نیاز ہو جاؤں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ دُعا سکھا کر فرمایا کہ: تم اس دُعا کو پڑھو گے تو پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔

تنگ دستی اور فقر و فاقہ دور کرنے کی دعائیں

1۔ استغفار

تنگ دستی، مفلسی اور فقر و فاقہ دور کرنے کے لئے سب سے مفید عمل یہ ہے کہ: استغفار بکثرت کیا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے اس لئے کہ:

کثرت گناہ یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں کے سبب رزق میں کمی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ لِذَنْبٍ یُّصِیْبُهٗ

(مستدرک حاکم رقم 1857۔ج 2۔ص 163)

ترجمہ: انسان کو بسا اوقات یقیناً اس کے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ (النحل۔۱۱۲)

ترجمہ: اور اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے وہ امن و امان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو بافراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی۔ تب اللہ نے اس کے باشندوں کو ان کے کرتوتوں کا یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں۔

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى (طٰہٰ۔۱۲۴)

ترجمہ: اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

تشریح: دنیا میں تنگ ہونے کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ اسے تنگ دستی لاحق ہوگی بلکہ یہاں اسے چین نصیب نہ ہوگا۔ کروڑ پتی بھی ہوگا تو بے چین رہے گا۔ ہفت اقلیم کا فرمانروا بھی ہوگا تو بے کلی اور بے اطمینانی سے نجات نہ پائے گا۔

اس کی دنیاوی کامیابیاں ہزاروں قسم کی ناجائز تدابیر کا نتیجہ ہوں گی جن کی وجہ سے اپنے ضمیر سے لے کر گردوپیش کے پورے اجتماعی ماحول تک ہر چیز کے ساتھ اس کی پیہم کش مکش جاری رہے گی، جو اسے کبھی امن واطمینان سے اور سچی مسرت سے بہرہ مند نہ ہونے دے گی۔

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْعَنْ كَثِيْرٍ
(الشوریٰ۔۳۰)

ترجمہ: تمہیں جو بھی مصیبت آتی ہے تمہارے اعمال کی وجہ سے آتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو بہت سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

تشریح: اپنے گناہوں کی معافی کے لئے استغفار کا کوئی سا بھی صیغہ اختیار کر لیا جائے اور اس کے معنی ذہن میں رکھ کر ہر وقت بالخصوص فجر، عصر اور مغرب کی نماز کے بعد پڑھا جائے۔

سب سے اچھا صیغہ تو وہی ہے جس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاستغفار کا نام دیا ہے اور جو صبح شام کی دعاؤں کے عنوان میں نمبر ۶ پر درج ہے۔

اس کے علاوہ:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ"۔۔۔

جو رات کو سوتے وقت پڑھنے کی دعاؤں میں نمبر ۵ پر گزر چکا ہے۔

یا صرف "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" کہنا بھی کم از کم درجہ میں کافی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ذہن میں اس کے معنی رہیں۔یعنی یہ کہ میں بہت گنہگار ہوں اور اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔الغرض استغفار سے ہر قسم کی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔جس میں تنگ دستی بھی شامل ہے۔

اس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا لا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا لا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ط (نوح۔۱۰تا۱۲)

ترجمہ: نوح علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہیں مال و اولاد سے نوازے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔

اسی طرح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِ نْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَ كَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ط مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ط وَّكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ (المائدہ۔٦٦)

ترجمہ: اگر انہوں (موسیٰ علیہ السلام کی قوم) نے تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا (یعنی ان پر عمل کیا ہوتا) جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں تو ان کو اوپر سے بھی رزق ملتا اور ان کے پاؤں کے نیچے سے بھی، اگرچہ ان میں کچھ لوگ راست باز بھی ہیں لیکن ان کی اکثریت سخت بدعمل ہے۔

ایک اور جگہ سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (الاعراف۔۹۶)

ترجمہ: اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے تو جھٹلایا، لہٰذا ہم نے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔

ایک اور جگہ سورہ ہود میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ (ہود۔۵۲)

ترجمہ: اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹو وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کر دے گا اور مجرم بن کر منہ نہ پھیرو۔

سورہ ہود میں ایک اور جگہ فرمایا کہ:

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا (ہود۔۳)

ترجمہ: اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ تم کو اچھا سامانِ زندگی عطا کرے گا۔

تشریح: ان دلائل سے معلوم ہوا کہ رزقِ حلال کی فراخی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے استغفار نہایت کامیاب ذریعہ ہے۔

ایک مرتبہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لئے نکلے تو صرف "استغفار" پر

اکتفا کیا۔

لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپؓ نے بارش کے لئے تو دعا کی ہی نہیں۔

فرمایا! ''میں نے آسمان کے ان دروازوں کو کھٹکھٹا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے''۔ پھر سورۃ نوح کی مندرجہ بالا آیات پڑھ کر سنائیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

اسی طرح ایک مرتبہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی تو حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ سے معافی مانگو۔

دوسرے شخص نے تنگ دستی کی شکایت کی، تیسرے نے کہا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی، چوتھے نے کہا کہ میری زمین کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ ہر ایک کو انہوں (حسن بصریؒ) نے یہی جواب دیا کہ:

''استغفار'' کرو

لوگوں نے کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ سب کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتا رہے ہیں۔

حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں سورۃ نوح کی مندرجہ بالا آیات سنادیں۔

(تفسیر کشاف)

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے حصول کے لئے استغفار نہایت مؤثر عمل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص استغفار یعنی گناہوں کی معافی مانگنا اپنے اوپر لازم کرے گا یعنی کثرت سے استغفار کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل سے نجات دے گا۔ اس کے ہر فکر کو دور کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی عطا کرے گا کہ جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔ (ابوداؤد)

2۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَأَ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ

(مستدرک حاکم رقم 2034۔ج2۔ص 237)

ترجمہ: کسی میں بُرائی اور نقصان سے بچانے کی اور کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کی طاقت

نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے حکم کے اور اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں۔

تشریح: احادیث میں آیا ہے کہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ کلمہ ننانوے بیماریوں اور دکھوں کا علاج ہے جس میں سب سے چھوٹی بیماری اور تکلیف جو اس کے پڑھنے سے دور ہوتی ہے وہ غم اور پریشانی ہے۔

(مستدرک حاکم رقم 2034۔ ج 2۔ ص 237)

مکحولؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ اس دعا کے پڑھنے سے ستر قسم کی تکلیفیں دور ہوتی ہیں۔ جن میں سے سب سے چھوٹی تنگدستی کی تکلیف ہے۔ (ترمذی)

3۔ روزانہ رات کے وقت سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا بھی تنگدستی دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

4۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَالِىْ وَدِيْنِىْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِىْ بِقَضَاءِكَ وَبَارِكْ لِىْ فِىْ مَا قُدِّرَلِىْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَا خِيْرَ مَا عَجَّلْتَ

(ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ۔ رقم 350۔ ص 126)

ترجمہ: اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے نفس، مال اور دین پر۔ اے اللہ مجھے اپنی قضا (فیصلہ) سے راضی کر دے اور جو میری تقدیر میں ہے اس میں برکت عطا فرما تا کہ جس چیز کے دینے میں تو دیر کرے اس میں جلدی کی خواہش نہ کروں اور جو چیز تو جلدی دے اس میں دیر کی خواہش نہ کروں۔

تشریح: جب گھر سے باہر کاروبار کے لئے نکلا جائے تو یہ دُعا پڑھی جائے۔

دعائے استخارہ اور اس کا طریقہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ

مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا لْاَمْرَ ..... خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ .....شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلہ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلہ سے قدرت (طاقت) مانگتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تمام طاقت تیرے ہاتھ میں ہے اور مجھ میں ذرا بھی طاقت وقدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں (اور آئندہ کے حالات) کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق میں دنیا اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو میرے لئے اس کو مقدر کر دے اور اس کو میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے دین، دنیا اور انجام کے لحاظ سے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں میرے لئے بھلائی ہو مجھے وہ عطا فرما اور پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔

تشریح: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بیان ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بالا دعائے استخارہ ہمیں اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت اور آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پھر یہ دعا مانگے''۔

دراصل یہ دعا کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے اشد ضروری ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اتنی تاکید سے سکھایا کرتے تھے ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہمیشہ مختلف کام کرنے

پڑتے ہیں جیسے کاروبار شادی بیاہ وغیرہ اور ہر شخص چاہتا ہے کہ جس کام میں وہ ہاتھ ڈالے اس میں وہ کامیاب ہو۔ مگر انسان فطری طور پر کمزور اور آئندہ کے حالات سے بے خبر واقع ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ کسی چیز کو اپنے لئے مفید سمجھے مگر وہ اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہو اور کسی چیز کو وہ نقصان دہ سمجھے مگر وہ اس کے لئے اچھی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۱۶ میں بیان فرمایا ہے (جو پہلے گذر چکی ہے) اس لئے جب تک اللہ کی مدد اس کو حاصل نہ ہو وہ کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔ اس لئے کامیابی حاصل کرنے کے لئے استخارہ کا عمل بتایا گیا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس نسخہ پر عمل کرکے ہمیشہ اپنے کاموں میں کامیاب رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ جب بھی کوئی کام کرنے کا ارادہ کریں استخارہ کرلیا کریں، خواہ وہ کام ہماری نظر میں چھوٹا ہو یا بڑا۔

مندرجہ بالا دُعائے استخارہ میں جہاں هٰذَا الْاَمْرُ آیا ہے ان دونوں مقامات پر اپنے کام کا نام لینا چاہیئے۔ عربی میں نہ ہوسکے تو اپنی زبان میں ہی سہی (اللہ تعالیٰ ہر زبان سمجھتا ہے) ورنہ کم از کم اس جگہ پہنچ کر اپنے کام کا تصور کرلینا چاہیے۔

تنبیہ

عام طور پر استخارہ کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس سے کسی کام کے اچھا یا بُرا ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔ اس لئے عوام الناس کسی نیک شخص کے پاس جاکر کہتے ہیں کہ ہم فلاں کام کرنا چاہتے ہیں ذرا استخارہ کرکے بتادو کہ وہ کام اچھا ہے یا بُرا؟

یہ تصور بالکل غلط ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسی طرح بعض لوگ اپنے معاملہ میں کامیابی یا ناکامی معلوم کرنے کے لئے فال نکلواتے ہیں یا اپنا ہاتھ نجومیوں کو دکھاتے ہیں یہ تمام باتیں قرآن مجید کے بنیادی عقیدہ توحید کے منافی ہیں۔ اس لئے کہ قرآن مجید کے بتائے ہوئے عقائد توحید میں ایک بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ آئندہ کی کسی بات کے متعلق کوئی نہیں بتا

سکتا کہ وہ اچھی ہوگی یا بُری، کیونکہ اس کا تعلق علمِ غیب سے ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ:

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (النمل۔۶۵)

ترجمہ: (اے محمدؐ) ان سے کہہ دو کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کی ذات کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (الاعراف۔۱۸۸)

ترجمہ: (اے محمدؐ ان سے) کہہ دو کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا میں تو محض ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں۔

ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا کہ:

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ع (الانعام۔۵۰)

ترجمہ: (اے محمدؐ ان سے) کہہ دو! کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ پوچھو (ان سے) کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور آنکھوں والا؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟

تشریح: ان قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا، یہاں تک کہ نبیؐ جیسی برگزیدہ ہستی بھی غیب نہیں جانتی۔ پھر یہ نام نہاد پیر فقیر چند ٹکے لے کر ہاتھوں ہاتھ استخارہ یا مراقبہ کر کے کسی کام کا اچھا یا بُرا ہونے کا کیونکر بتا سکتے ہیں۔ کسی کو ایسا کوئی علم یا فن اللہ نے نہیں دیا کہ وہ جب چاہے معلوم کر سکے کہ فلاں کام اچھا ہوگا یا بُرا۔

لفظ ''**استخارہ**'' پر ہی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں آئندہ کی بات یا حال معلوم کرنے کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ ''**استخارہ**'' کے معنی ہیں خیر (بھلائی) طلب کرنا۔

اس مسنون استخارہ میں اللہ سے مدد مانگنے اور اس پر پورا پورا بھروسہ کرنے کا اور اپنی عاجزی اور لاعلمی کے اظہار کا عنصر بھرپور موجود ہے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی استخارہ کے طریقے مروّج ہیں وہ سب بے اصل اور فضول ہیں، جن سے اللہ کی مدد کے برعکس اس کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان میں علم غیب کا عملی دعویٰ پایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی اور شخص انسان کا ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان کے بتائے ہوئے نسخہ کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ اختیار کرنا سراسر بے وقوفی، نقصان دہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بدعت اور گمراہی ہے اور بدعت والا عمل کبھی قابلِ قبول نہیں ہوتا۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ اَحْدَ ث َفِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری ج5۔ص301)

ترجمہ: جو ہمارے بتائے ہوئے طریقہ میں کوئی بات نکالے گا جو اس میں نہ ہو تو وہ قبول نہیں ہوگی۔

وضاحت

صحیح احادیث سے یہ کہیں ثابت نہیں ہے کہ:

استخارہ سے خواب میں ظاہر ہو جاتا ہے کہ ''کوئی کام اچھا ہوگا یا بُرا''۔

یہ بھی کسی صحیح حدیث میں نہیں کہ استخارہ کے بعد جدھر دل جھکے وہی کام کرے۔ بلکہ مندرجہ بالا صحیح حدیث کے الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ استخارہ مکمل کرنے کے بعد جس کام کا ارادہ کیا ہے اس کو شروع کر دے۔

اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اگر وہ اچھا ہوا تو اس کو آسان کر دے گا اور اس میں برکت دے گا اور اگر وہ کام بُرا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی نہ کسی طرح ہٹا دے گا اور دل کو اس سے پھیر دے گا۔ پھر دل کو اس صورتِ حال سے مطمئن کر دے گا۔ البتہ استخارہ کے عمل کو کم از کم تین بار کرنا چاہیے۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی دُعا مانگتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تھے۔ (مسلم)

بلکہ ہو سکے تو تین مرتبہ سے بھی زیادہ کرے۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہم معاملات میں کیا کرتے تھے۔

استخارہ کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ رات میں یا دن میں جب چاہیں کر سکتے ہیں، رات کو سوتے وقت کرنا ضروری نہیں۔ البتہ ان اوقات میں نہیں کیا جا سکتا جن میں نماز پڑھنا منع ہے یعنی:

1۔ فجر کی نماز کی بعد سے سورج طلوع ہونے تک

2۔ عین زوال کے وقت

3۔ عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک

ان اوقات کے علاوہ کسی وقت بھی استخارہ کر سکتے ہیں۔

دشمن سے خوف کے وقت پڑھنے کی دعائیں

1۔ لَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ (بخاری)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود (مشکل کشا اور کارساز) نہیں جو کہ بڑا بُردبار اور مہربانی کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پالنے والا ہے، ہر عیب سے پاک ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کو زیب دیتی ہے جو کہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! تیرے بندوں کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ سب سے اچھا حامی اور کارساز ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے چینی اور پریشانی کے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

اس دُعا میں "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" کا وہ جملہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وقت پڑھا جبکہ جنگِ خندق کے دن دشمن ان کے خلاف جمع ہو کر آئے تھے۔ (آل عمران۔۱۷۳)

چنانچہ اس کی بدولت ان کو دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو گیا اور وہ کامیاب وکامران واپس لوٹے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی جب نمرود نے آگ میں ڈالا تھا تو انہوں نے سب سے آخر میں "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ "ہی کہا تھا۔

(کتاب التفسیر آل کتاب رقم 1365۔ ج 8۔ ص 229)

چنانچہ آگ اللہ کے حکم سے ان کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث بن گئی۔

اس جملہ میں بڑی تاثیر ہے۔ بشرطیکہ صدق دل سے معنی پر نظر رکھتے ہوئے اس کو کہا جائے۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِ هِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُ وْرِهِمْ

(ابوداؤد 89/2)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے خلاف ان کے سینوں پر مسلط کرتے (تجھے اپنی ڈھال بناتے) ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوگوں سے خوف ہوتا تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

شیطان اور جنّات کو دور کرنے کی دُعائیں

1۔ اذان دینا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم ج 4۔ ص 90)

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کسی گھر وغیرہ میں جنات مختلف صورتوں میں نظر آئیں تو

بکثرت اذان دینے سے وہ نکل جاتے ہیں۔ایک مرتبہ لوگوں نے زید بن اسلم (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ ہمارے علاقہ میں جنات بہت ہیں۔انہوں نے بھی اُن سے کہا کہ ہر وقت (یعنی بکثرت) اذان دیا کرو۔ چنانچہ جب انہوں نے ایسا کیا تو پھر جنات نظر آنا بند ہو گئے۔

(الوابل الصیب ابن القیم ص105)

2۔ آیت الکرسی پڑھنا (بخاری رقم3۔ج5۔ص30)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

3۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں ("اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" تا آخر)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں تین راتوں تک یہ دونوں آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اس گھر کے قریب بھی شیطان نہیں آتا۔

(صحیح الترمذی رقم3056۔ج3۔ص4)

قبرستان یا اس کے پاس سے گزرتے وقت کی دعائیں

1۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ (مسلم ج7۔ص44)

ترجمہ: ان گھروں والے مومن اور مسلم لوگو! تم پر سلامتی ہو اور بے شک ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے خیریت مانگتے ہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو یہ دعا پڑھا کریں۔

2۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ

بِالْاَثَرِ (ترمذی رقم 1059۔ج4۔ص134)

ترجمہ: اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے پہلے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں قبرستان کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھی۔اس سے معلوم ہوا کہ اگر راستہ میں کوئی قبرستان پڑے تو ادھر منہ کر کے یہ دعا پڑھنی چاہیۓ۔

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ (مسلم ج7۔ص46)

ترجمہ: پس زیارت کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد آتی ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اَكْثِرُوْ اذِكْرَ هَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ (ترمذی رقم 1060۔ج4۔ص135)

ترجمہ: خواہشات کو ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

تشریح: موت کو کثرت سے یاد کرنے سے خواہشات ٹوٹتی ہیں اور ان ہی کی وجہ سے انسان دن رات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیاں کرتا رہتا ہے۔اس لئے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی موت کو تنہائی میں بیٹھ کر یاد کیا کرے اور اس حالت کا تصور کیا کرے کہ:

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ وَقِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ ؕ (القیمۃ۔۲۶ تا ۳۰)

ترجمہ: اور جب جان حلق تک پہنچ جائے گی اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور آدمی (مرنے والا سمجھ لے گا کہ اب دنیا سے جدائی کا وقت ہے) اور پنڈلی سے پنڈلی جُڑ جائے گی۔ وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا۔

تشریح: ایسے وقت میں آنکھیں پتھرا رہی ہوں گی اور وہ حسرت و یاس بھری نگاہوں سے چاروں طرف اپنے عزیز و اقارب کو دیکھ رہا ہوگا جو سب کے سب مغموم بیٹھے مایوسی کے عالم میں بے بسی سے اس کو دیکھ رہے ہوں گے۔

اور اس وقت کوئی علاج کوئی دم درود کارگر ہوتا نظر نہ آئے گا اور اس کو یقین ہو جائے گا کہ بس اب وہ اپنے اہل و عیال اور سب دنیا والوں سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے گا۔

یہ وقت کب کس طرح اور کہاں آئے گا؟ اس کا کسی کو علم نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اس لئے ہر وقت موت کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

یعنی ہر وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرتے رہنا چاہیے اور اسی طرح شب و روز گزارتے رہنا چاہیے، تاکہ موت ایسی حالت میں آئے کہ رسوائی اور پشیمانی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

پھر قبرستان میں کسی قبر پر ٹھہر کر تصور کیا جائے کہ آج میں اس قبر میں پڑا ہوا ہوں اور پھر قبر کے حالات کا تصور کر کے سوچے کہ اس دن میرا کیا حال ہوگا جس دن میں واقعی قبر میں پڑا گل سڑ رہا ہونگا اور میرا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

اور پھر حشر کے دن کو بھی یاد کرے۔ جس دن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ

مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۧ (عبس ۔۳۳ تا ۴۲)

ترجمہ: آخر کار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی ۔اس روز آدمی اپنے بھائی اپنی ماں اور باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ان میں سے ہر شخص پر اس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔بعض لوگوں کے چہرے اس روز دمک رہے ہوں گے ۔ ہشاش بشاش اور خوش وخرم ہوں گے اور بعض لوگوں کے چہروں پر اس روز خاک اُڑ رہی ہوگی ، سیاہی چھائی ہوئی ہوگی ، یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے ۔

تشریح: یہاں یہ یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو اونچا کرنے ،ان پر کتبہ لگانے ،ان پر عمارت بنانے ،ان پر بیٹھنے اور ان پر چراغ جلانے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ احادیث میں ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1۔ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ (مسلم ج7۔ص27)

2۔ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ (مسلم ج7۔ص27)

3۔ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ (مسلم ج7۔ص27)

4۔ اَوْيُكْتَبَ عَلَيْهِ (نسائی رقم2029)

5۔ اَلسُّرُجَ (ابوداؤد رقم3236۔ج3۔ص588)

6۔ لَا عَقْرَفِيْ الْاِسْلَامِ (ابوداؤد رقم3222۔ج3۔ص551)

ترجمہ: منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

1۔ قبروں کو پختہ کرنے سے۔

2۔ اوران پر بیٹھنے سے۔

3۔ اوران پر عمارت (قبہ وغیرہ) بنانے سے۔

4۔ ان پر لکھنے سے۔

5۔ اوران پر چراغ جلانے (چراغاں کرنے) سے۔

6۔ اسلام میں قبر کے پاس ذبحہ کرنا جائز نہیں۔

تشریح: مقابر کی زیارت حصولِ عبرت کے لئے ہے نہ کہ کھیل تماشے کرنے یا نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھانے کے لئے۔

اوراسی طرح قبروں پر پھول پتی ڈالنا اور اگر بتی جلانا وغیرہ سب خلافِ شرع کام ہیں۔لہذا ہر مسلمان کو ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔

بیوی،نوکر یا سواری کے جانور کو گھر لانے کی دُعا

1۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هَا وَخَیْرَ مَاجَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ هَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ (ابوداود رقم 2160۔ج2۔ص216)

ترجمہ: اے اللہ! اس میں جو بھلائی ہے اور جس بھلائی پر تُو نے اس کو پیدا کیا ہے میں وہ تجھ سے مانگتا ہوں اور جو برائی اس میں ہے اور جس برائی پر تُو نے اسے پیدا کیا ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی عورت کو شادی کر کے گھر لائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

اسی طرح اگر کوئی ملازم رکھے یا کوئی جانور (سواری وغیرہ کے لئے) خریدے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہی دعا پڑھے۔

اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ بیوی یا ملازم یا جانور سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

بیوی سے صحبت کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا

(بخاری ج6۔ص 141، مسلم فی النکاح رقم 1434، ابوداؤد رقم 2161۔ج2۔ص 617)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس (اولاد) سے جو تو ہمیں دے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

جو شخص اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو اس وقت یہ دعا پڑھے تو جو بچہ اس کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوگا شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

یہ وہ عمل ہے جس سے اولاد نیک بن سکتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ جو آجکل نہایت ابتر ہو گیا ہے سدھر سکتا ہے۔

آجکل اولاد نافرمان اور بدعمل ہونے کی شکایت عام ہے جس کی سب سے بڑی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل نہ کرنا ہے، اس لئے شادی کے وقت بزرگوں کو چاہیے کہ دولہا کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کیا کریں اس سے بڑھ کر شادی کا اور کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔

اس سلسلہ میں شرم وحیا رکاوٹ نہیں بنی چاہیے۔ کیونکہ شرعی احکام شرم کی وجہ سے نہ بتانا بڑا گناہ ہے۔

چھینک لینے کی دُعا اور اس کا جواب

جب چھینک آئے تو چھینک لینے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (سب تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے) کہے۔

اس پر سننے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تم پر رحم کرے) کہے پھر اس کے جواب میں چھینک لینے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات سدھار دے) کہے۔ اس کے بعد پھر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ

(ترمذی رقم 2885۔ ج 8۔ ص 12، ابوداؤد رقم 5033۔ ج 5۔ ص 290)

اگر چھینک لینے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو پھر دوسروں کو بھی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ نہ کہنا چاہیے۔

اگر کوئی شخص ایک مرتبہ سے زیادہ چھینک لے تو پھر دوسرے لوگ ایک مرتبہ سے زیادہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ نہ کہیں، کیونکہ بار بار چھینک لینا زکام کی علامت ہوتی ہے اور جب چھینک آئے تو منہ پر کوئی کپڑا یا ہاتھ رکھ لینا اور آواز کو پست کرنا چاہیے۔

(بخاری رقم 1156۔ ج 5۔ ص 675، ابوداؤد رقم 5034-5036۔ ج 5۔ ص 290)

ایک دوسرے کو سلام کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی مسلمان کی دوسرے مسلمان سے ملاقات ہو تو یہ اس کا حق ہے کہ ملنے والا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو) کہے۔

اس کے جواب میں دوسرا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (اور تم پر بھی سلامتی ہو) کہے۔

تشریح: کسی مسلمان سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، اس کو سلام ضرور کرنا چاہیے۔ سلام کا جواب دینے والے کو چاہیے کہ سلام کرنے والے سے زیادہ دعائیہ کلمات کہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (النساء۔۸۶)

ترجمہ: جب کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اسی طرح (جواباً کہو) اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ مثلاً

اگر کوئی صرف **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ** کہے تو اس کے جواب میں **وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو) اور اگر سلام کرنے والے نے **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** کہا ہو تو جواب میں **وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ** (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں) کہا جائے۔

اسی طرح جواب دینے سے نیکیاں بڑھتی جاتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ پیارا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ نیز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مجلس یا محفل میں جاؤ تو ان کو سلام کرو اور جب وہاں سے اٹھ کر آؤ تو اس وقت بھی سلام کرو۔ (ابوداؤد رقم 5208۔ ج5۔ ص386)

آپ ؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر بہت سے لوگوں میں سے کوئی ایک سلام کر لے تو کافی ہے۔ سب کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح بہت سے لوگوں میں سے ایک شخص سلام کا جواب دیدے تو سب کو جواب دینے

کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسرے کو سلام کثرت سے کرنا باہمی محبت اور دشمنوں پر غلبہ کا سبب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

لا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (مسلم رقم 54۔ ج 1۔ ص 74)

ترجمہ: تم بہشت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہیں لاؤ گے اور ایماندار اس وقت تک نہیں بنو گے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے۔

مَیں تم کو وہ چیز بتلا دوں جس سے آپس میں محبت پیدا ہو (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام (کرنے) کو رواج دو۔ (مسلم ج 1۔ ص 74، ابوداؤد۔ رقم 5193، ترمذی رقم 2689)

آج کل اکثر سلام کرنے میں جھجک اور ایک قسم کی شرم سی محسوس کرتے ہیں، بالخصوص افسران اپنے ماتحتوں کو استاد شاگردوں کو، والدین اولاد کو، مالدار غریبوں کو، شوہر بیوی کو۔

اور اسی طرح یہ مرض بھی عام ہو گیا ہے کہ:

جن سے رشتہ داری یا جان پہچان نہ ہو اس کو سلام نہیں کیا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں باہمی محبت واخوت بہت کم پائی جاتی ہے مگر یاد رہے کہ:

سلام کے تمام فوائد اور برکتیں اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہیں کہ سلام اور اس کا جواب مذکورہ بالا مسنون طریقہ پر دیا جائے۔

گڈ مارننگ، گڈ ایوننگ وغیرہ کہنے سے سلام کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

اسی طرح بعض لوگ سر یا ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں اور اس کا جواب بھی اسی طرح دیتے ہیں۔ یہ بھی منع ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

یہودیوں کی طرح سلام نہ کیا کرو، کیونکہ وہ لوگ سر اور ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرتے

ہیں۔ (نسائی عمل الیوم واللیلۃ۔ رقم 340۔ ص 288)

غصے کا علاج

1۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (بخاری ج 7۔ ص 99، مسلم ج 16۔ ص 161)

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمی ایک دوسرے کو گالی دے رہے تھے۔

ان میں سے ایک شخص کا غصہ کے مارے چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ مندرجہ بالا دعا پڑھ لیتا تو اس کا غصہ دور ہو جاتا۔

2۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اگر پھر بھی غصہ دور نہ ہو تو لیٹ جائے۔ (ابوداؤد رقم 4782۔ ج 5۔ ص 141)

مجلس کی فضول باتوں کے گناہوں کو مٹانے کی دُعا

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (ترمذی رقم 3658۔ ج 3۔ ص 152)

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے آگے توبہ کرتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

کسی شخص سے کسی محفل یا مجلس میں فضول اور بے ہودہ باتیں ہو جائیں اور پھر وہ اٹھنے سے پہلے مندرجہ بالا دُعا پڑھ لے تو ان باتوں کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر اس محفل یا مجلس میں کوئی بُری بات نہ ہوئی ہو تو یہ دعا نیکیوں پر مہر ثابت ہوگی۔ (مسند احمد، ترمذی)

آجکل معاشرہ اتنا خراب ہو گیا ہے کہ شاید ہی کوئی محفل اور مجلس ہوتی ہو جس میں لوگ فضول باتیں اور غیبت وغیرہ نہ کرتے ہوں اس لئے اس عمل کو ہرگز نہ بھولنا چاہیے۔ تاکہ نامہ اعمال میں بے خبری میں برائیاں نہ بڑھتی جائیں جس کی وجہ سے قیامت کے دن جبکہ نیکیاں اور بُرائیاں تولی جائیں گی اور ایک ایک نیکی کے لئے انسان ایک ایک کے آگے ہاتھ پھیلائیگا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس محفل میں اللہ کا ذکر نہ کیا گیا ہوگا اور اس میں درود شریف نہ پڑھا گیا ہوگا تو قیامت کے دن اس پر حسرت ہوگی۔

کھوئی ہوئی چیز کو تلاش کرنیکی دُعا

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ يَاهَادِيَ الضُّلَّالِ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَاءِكَ وَفَضْلِكَ (ابن ابی شیبہ ج7۔ص116)

ترجمہ: اے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ دکھانے والے اور کھوئی چیز کو واپس دلانے والے! میری کھوئی چیز کو اپنی عزت اور قدرت سے مجھے واپس دلا دے۔ کیونکہ وہ تیرے فضل سے تیری ہی دی ہوئی ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

1۔ جب کسی کی کوئی چیز کھو جائے یا غلام (ملازم) بھاگ جائے تو اُس کو چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز (نفل) پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

2۔ ایک سوانیس مرتبہ **یَا حَفِیْظُ** کہنے کے بعد ایک سوانیس مرتبہ یہی درج ذیل آیت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گمشدہ چیز مل جاتی ہے۔

تجربہ سے یہ عمل صحیح ثابت ہوا ہے۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَااللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ (لقمان۔۱۶)

ترجمہ: (لقمان نے کہا) اے میرے بیٹے! حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چیز رائی کے دانہ برابر بھی ہو اور وہ کسی چٹان کے اندر چھپی ہو یا آسمان میں یا زمین میں تو اللہ تعالیٰ اس کو لے آئے گا۔ بے شک اللہ بڑا باریک بین اور ہر بات سے باخبر ہے۔

3۔ ایک اور مجرب عمل گمشدہ چیز کو پانے کا یہ ہے کہ:

سورۃ والضحیٰ کو تین مرتبہ پڑھ کر درود شریف پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ

(الوابل الصیب ابن القیم ص 124)

ترجمہ: اے اللہ! جو لوگوں کو اس دن اکٹھا کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں میری گمشدہ مجھے ملا دے۔

4۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا** (مسلم ج6۔ص220)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم پھر اسی کے پاس جانیوالے ہیں۔ اے اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب عطا فرما اور اس (کھوئی ہوئی چیز) کے بدلہ اس سے بہتر عطا فرما۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو مسلمان مصیبت میں اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس (کھوئی ہوئی چیز) کے بدلہ میں اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ (مسلم ج6۔ص220)

کسی چیز کا کھویا جانا بھی ایک مصیبت ہے۔ اس لئے اس کا پڑھنا بھی کسی چیز کے کھوئے جانے میں یقیناً مفید ہے۔

وضو کی دعائیں

1۔ بِسْمَ اللّٰهِ (نسائی رقم76۔ج1۔ص18)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (وضو کرتا ہوں)

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر وضو کیا کرو۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

(نسائی، ابن السنی)

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے گھر کو وسیع کر دے اور میرے رزق میں برکت دے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے دوران یہ دُعا پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس دُعا میں سب چیزیں آ گئیں۔

3۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ان میں سے جس سے چاہے وہ داخل ہو جائے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

1۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

(مسلم رقم 713۔ ج 5۔ ص 224، النسائی رقم 732، ابن ماجہ رقم 772، الترمذی رقم 314)

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

2۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (ابوداؤد رقم 466۔ ج 1۔ ص 18)

ترجمہ: میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ اس کے باعزت چہرہ اور اس کی قدیم طاقت کی پناہ لیتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ:

آج سارے دن کے لئے یہ شخص مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ مِنۡ فَضْلِکَ (مسلم ج5۔ص224)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا فضل مانگتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جب مسجد سے نکلو تو یہ دُعا پڑھ لیا کرو۔

وضاحت: مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیئے اور نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیئے۔ (المستدرک رقم 822۔ج1۔ص476)

اسی طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت یا جب بھی جوتا اتاریں تو پہلے بائیں پاؤں کا اتاریں اور جب بھی پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں۔ (بخاری ج5۔ص515)

اذان سن کر پڑھنے کی دُعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن جو الفاظ کہے، سننے والا بھی وہی الفاظ کہے۔ مثلاً جب مؤذن اَللّٰهُ اَکۡبَرُ کہے تو سننے والا بھی اَللّٰهُ اَکۡبَرُ کہے۔ صرف ''حی علی الصلوة ''اور''حی علی الفلاح'' کے جواب میں سننے والا''لا حول ولا قوة الا بالله'' (یعنی بُرائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی) کہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری رقم 582۔ج1 ۔ص404، مسلم ج4۔ص84)

اور صبح کی اذان کے الفاظ اَلصَّلٰوةُ خَيۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ کا جواب احادیث سے ثابت نہیں

ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح)

لہذا مندرجہ بالا احادیث کے عام حکم کے تحت ان الفاظ کو سن کر جواب میں یہی الفاظ کہے جائیں۔

بعض لوگ جو ان الفاظ کے جواب میں صدقت وبررت کہتے ہیں بے اصل اور بدعت ہیں۔

نوٹ: حافظ ابنِ حجرؒ نے تلخیص میں اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدعت ہے اور اسکا اصل نہیں ہے۔ (ج1۔ص210)

1۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

(مسلم رقم 386۔ج4۔ص86)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود و کارساز نہیں۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں اور (یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ کو رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اور اسلام کو دین مان کر خوش ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ دعا پڑھ لے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اذان کی آواز سنتے ہی یہ دُعا پڑھی جائے۔ اس کے بعد اذان کے الفاظ دہرائے پھر درود شریف پڑھ کر دعا نمبر 3 پڑھی جائے۔

2۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰى اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جب مؤذن اذان دے چکے تو تم درود پڑھو۔ اس لئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر ذیل کی دُعا پڑھو، جو ایسا کرے گا اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (مسلم ج4۔ص85)

وضاحت: درود کے متعلق پہلے بھی وضاحت کی جا چکی ہے کہ جب بھی درود پڑھے تو احادیث سے ثابت شدہ مسنون درود پڑھے۔ نقلی اور من گھڑت درود پڑھنا گمراہی ہے۔

درود کے احادیث سے ثابت کئی صیغے (الفاظ) ہیں ان میں سے جو چاہے پڑھ لیں۔ تاہم زیادہ فضیلت والا درود ابراہیمی ہے جو کہ نماز میں تشہد (التحیات) کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

3۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا ۨالْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ (بخاری رقم585۔ج1۔ص404)

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (بلند مقام و مرتبہ) اور فضیلت (بزرگی) عطا کر اور ان کو اچھے مقام پر لے جا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دُعا پڑھے گا تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت (سفارش) نصیب ہوگی۔

وضاحت: مندرجہ بالا دُعا میں وَعَدْتَہٗ کے بعد بھی کچھ الفاظ بعض لوگوں نے بڑھا رکھے ہیں۔ مثلاً: وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ان کو نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں

4۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِکَ وَاِدْبَارُ نَهَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِيْ (ابوداؤد رقم 530۔ج1۔ص362)

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کا آنا اور تیرے دن کا جانا اور تیرے پکارنے والے کی آوازیں ہیں، اس لئے میرے گناہ معاف فرما دے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی اذان کے وقت یہ دُعا بھی پڑھنے کو بتائی ہے۔

نہایت ضروری وضاحت

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر بہت ہی زیادہ مہربان ہے۔ اُس نے ہمیں نہایت آسان آسان عمل ایسے بتائے ہیں کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو ہمارے دین و دنیا سُدھر جائیں۔

آجکل ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہمارے اقتصادی حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ ملکی اور سیاسی حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے چلے جارہے ہیں۔

غیر مسلم اقوام کی دشمنی اور ہمارے خلاف ان کی سازشیں بڑھتی جارہی ہیں۔ ہم ہر قسم کی مادی، علمی اور فنی تدابیر اپنے حالات کو سدھارنے کے لئے برابر کر رہے ہیں، مگر سب بے سود۔

اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ:

ہم نے اپنا تعلق اس ذات سے کاٹ لیا ہے جس کے ہاتھ میں ہر قسم کا نفع نقصان اور کامیابی ہے اور جس کے حکم کے بغیر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی۔

جو طریقے اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے ہمیں بتائے ہیں، ہم یا تو ان کو جانتے ہی نہیں اور اگر جانتے بھی ہیں تو اُن پر عمل نہیں کرتے۔

ان مواقع میں سے جن میں ہم اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے حالات کو اللہ کی خصوصی رحمت کے ذریعہ سُدھار سکتے ہیں۔

ایک موقع اذان کے وقت کا ہے۔ اس وقت ہم گذشتہ ہدایات کے مطابق دُعا مانگ کر اپنی تمام مشکلات سے نجات پاسکتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

اذان اور اقامت کے درمیان کی گئی دعا رد نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد 521۔ ج 1۔ ص 358)

مگر افسوس ہے کہ ہم اس موقع کو جو ہمیں دن رات میں پانچ مرتبہ ملتا ہے گنوا دیتے ہیں۔

اذان ہو رہی ہوتی ہے۔ ہم اپنے کام کاج میں اپنی باتوں اور لہو ولعب میں مصروف رہتے ہیں۔ اِدھر اذان ہو رہی ہے اُدھر ٹی وی یا ریڈیو چل رہا ہے۔ اللہ کی ناراضگی نہ ہو تو کیا ہو۔

اس لئے اگر ہم واقعی اپنے حالات کو سُدھارنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ اذان کے وقت غور سے اُس کو سُنیں اور مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق عمل کر کے دُعائیں مانگیں۔ پھر دیکھیں کیسی کایا پلٹتی ہے۔

اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو قرآن مجید کی اس آیت کی وعید سے نہ بچ سکیں گے کہ:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (طٰہٰ۔۱۲۴)

ترجمہ: اور جو میری کتاب ہدایت سے منہ موڑے گا تو یقیناً اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

اذان کے بعد مندرجہ بالا دعائیں ہر شخص پڑھ سکتا ہے، باوضو ہو یا بے وضو۔ حتیٰ کہ جنبی (جس پر غسل واجب ہو) اور وہ عورت بھی جو ایام ماہواری میں ہو۔

البتہ بیت الخلاء (باتھ روم) میں ان کو نہیں پڑھنا چاہیے جب باہر آئے تو پڑھ لے وہی ثواب ہوگا۔

روزہ افطار کرتے وقت کی دُعا

1۔ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ

(ابوداؤد رقم 2357۔ ج2۔ ص765)

ترجمہ: پیاس جاتی رہی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کھول کر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ روزہ دار روزہ کھولتے وقت جو دُعا مانگتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس لئے اُس وقت خوب دعا مانگنی چاہیے۔

2۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(ابوداؤد رقم 2358۔ ج2۔ ص765)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لیے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر میں نے افطار کیا۔

وضاحت: بعض لوگوں نے اس دُعا میں صُمْتُ کے بعد وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ کے الفاظ بڑھائے ہیں، جو کہ کسی حدیث سے ثابت نہیں، لہذا ان زائد الفاظ کا پڑھنا بدعت و باعث گمراہی ہے۔

3۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ
(الوابل الصیب، ابن القیم)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تیری رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر غالب ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ معاف فرمادے۔

تشریح: مشہور صحابی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روزہ کھولتے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

وسوسہ دور کرنے کی دُعائیں

1۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (المومنون۔۹۷۔۹۸)

ترجمہ: اے میرے مالک! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں شیطانی وسوسوں سے اور پناہ طلب کرتا ہوں تیری اے میرے مالک! اس بات سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس آئیں (بوقت موت)

تشریح: شیطان انسان کے دل میں طرح طرح کے خیالات اور وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ان وسوسوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف دعائیں بتائی ہیں،ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

2۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

(مسلم رقم 134،ابوداؤد رقم 4712۔ج5۔ص92)

ترجمہ: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے اور میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان کبھی دل میں یہ وسوسہ بھی ڈالتا ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ (صحیح بخاری رقم 3276، صحیح مسلم رقم 134)

اگر یہ خیال آئے تو مندرجہ بالا دعا پڑھ کر اپنا دھیان دوسری طرف ہٹا لینا چاہیے۔

3۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَفِتْنَتِهٖ (نسائی ص663، ابن السنی ص625)

ترجمہ: میں شیطان مردود اور اس کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جب شیطانی وسوسہ دل میں آئے تو اس وقت بائیں طرف تھنکارے اور یہ دعا پڑھے۔

4۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (الحدید۔۳)

ترجمہ: وہی سب سے اول اور وہی سب سے آخر ہے، وہی ظاہر ہے وہی پوشیدہ ہے اور وہ ہر بات کو جاننے والا ہے۔

تشریح: ایک مرتبہ عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے آ کر کہا کہ "میرے دل میں کچھ ایسا خیال آتا ہے جس کو میں زبان پر بھی نہیں لا سکتا"۔ اس پر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "کیا کوئی شک کی بات ہے"۔

اور یہ کہہ کر آپ مسکرائے اور فرمایا کہ:

جب اس قسم کی کیفیت محسوس کرو تو قرآن کی مندرجہ بالا آیت پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد)

5۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (قرآن کی آخری دو سورتیں)

تشریح: شیطانی وسوسوں کو دور کرنے کے لئے ان دونوں سورتوں کا پڑھنا بھی مفید ہے۔

وضاحت: انسان کی کمزوری کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے شیطانی خیالات پر پکڑ نہیں رکھی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

اللہ تعالیٰ میری امت کے ان خیالات پر کوئی سزا نہیں دیتا جو دل میں آئیں۔ جب تک کہ ان پر عمل نہ کیا جائے اور وہ زبان پر نہ لائے جائیں۔ (بخاری)

نیا کپڑا پہننے اور اتارنے کی دُعائیں

1۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

(ابوداؤد۔ رقم 4020۔ ج4۔ ص310)

ترجمہ: اے اللہ سب تعریف تیرے لیے ہی سزاوار ہے۔ تو نے ہی یہ (کپڑا) مجھے پہننے کو دیا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اس کی بُرائی سے اور اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو پہلے اس کا نام لیتے (جیسے شلوار، قمیض یا پاجامہ وغیرہ) اور پھر یہ دعا پڑھتے۔

2۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ

وَلاَ قُوَّةٍ (ابوداؤد۔رقم 4023۔ج 4۔ص 310)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، بغیر میری کسی محنت اور طاقت کے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو کوئی نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔

اللہ کی کتنی رحمت ہے کہ ذرا سا عمل کرنے سے اتنا بڑا اجر عطا کرتا ہے۔

دراصل آج کل ہم سے ہر وقت چھوٹے بڑے گناہ ہوتے رہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس کمزوری کو جانتا تھا اور مسلمانوں پر وہ خاص طور پر مہربان بھی ہے۔ اس لئے اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایسے ایسے چھوٹے اور آسان عمل سکھا دیئے کہ ان گناہوں سے ہم پاک و صاف ہوتے رہیں۔

مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم ان آسان نسخوں کو نہ سیکھتے ہیں اور نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات اور حالات کے لئے جو دعائیں سکھائی ہیں ان کو یاد کریں اور باقاعدگی سے پڑھا کریں۔

3۔ بِسْمِ اللّٰهِ (ترمذی ج 2۔ص 505، صحیح الجامع 230/3 از حصن المسلم ص 31)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (کپڑے) اُتارتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

جب انسان کپڑے اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لیتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کی شرمگاہ اور جنات کی آنکھوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ (یعنی پھر جنات اس کو کسی قسم کی

تکلیف نہیں پہنچا سکتے) بعض جن انسان کو تکلیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں اور اس کے لئے سب سے اچھا اُن کو اس وقت ہاتھ آتا ہے جب انسان ننگا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر جن انسانوں اور بالخصوص عورتوں کو بہت پریشان کرتے ہیں۔

لیکن اگر کپڑے اتارتے وقت بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ لی جائے تو اس قسم کے واقعات ہرگز پیش نہ آئیں۔

دراصل انسان کو جتنی بھی تکلیفیں آتی ہیں وہ اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آتی ہیں۔

مراد پوری ہونے اور پریشانیوں کو دور کرنیکا تیر بہدف نسخہ (صلوٰۃ الحاجہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ۚ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ

(بقرہ۔۱۵۳)

ترجمہ: اے صاحب ایمان لوگو! اللہ سے صبر اور نماز کے ذریعہ مدد مانگو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مسند احمد کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص پورا وضو کرکے (اس طرح کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہے) دو رکعت (نفل) نماز ٹھیک طرح پڑھ کر جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ اس کو جلدی یا کچھ دیر بعد عطا فرمائے گا۔

اور نماز کے بعد اپنی دُعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف (حمد وثناء) خوب کی جائے۔ اس کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے گناہوں کی معافی

مانگی جائے۔ پھر اپنے مقصد کی دُعا کی جائے جو کم از کم تین مرتبہ دہرائی جائے اور آخر میں پھر درود شریف پڑھا جائے۔

دُعا کے درمیان میں بھی ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے تو اچھا ہے۔

تنبیہ

مقصد برآری کی جو نماز ''صلوٰۃ الحاجہ'' کے نام سے مشہور ہے اور جس میں یہ دُعا ہے کہ:

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔

اس لئے دو رکعت پڑھنے اور حمد و ثناء کے بعد جو دُعا رنج و غم، بے چینی اور پریشانیوں کو دور کرنے کی دعائیں کے عنوان کے تحت نمبر 1، نمبر 2 پر درج ہیں وہ پڑھ کر دُعا مانگی جائے اور پھر آخر میں درود شریف پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ (ابوداؤد رقم 3919۔ج 4۔ص 235)

ترجمہ: اے اللہ! بھلائیوں (فائدوں) کو تیرے سوا کوئی اور نہیں لا سکتا۔ اور نہ ہی برائیوں (نقصانات) کو تیرے سوا کوئی اور دور کر سکتا ہے اور کوئی تدبیر اور حیلہ تیرے حکم کے بغیر

کارگر نہیں ہو سکتا۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنا

چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھی جائے کہ پہلی رکعت میں الحمد اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ اور پھر رکوع میں **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم** وغیرہ تسبیحات کے بعد یہی کلمات دس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں **سَمِعَ اللّٰهُ** وغیرہ کے بعد یہی کلمات دس مرتبہ پھر سجدہ میں سجدہ کی دعا کے بعد یہی کلمات دس مرتبہ پھر دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ کے بعد کی دوسری رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے جلسہ استراحت میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے جائیں۔

یہ ایک رکعت میں کل پچھتر مرتبہ ہوئے۔ اسی طرح چاروں رکعت میں پچھتر پچھتر مرتبہ پڑھے جائیں۔ چاروں رکعت میں کل تعداد تین سو مرتبہ ہوتی ہے۔

چاروں رکعت میں حسب طریقہ بالا پڑھیں۔ دوسری اور چوتھی رکعت میں تشہد پڑھنے سے پہلے پڑھیں۔

تشریح: ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ:

یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھا کر فرمایا کہ:

اس نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے چھوٹے بڑے غرضیکہ ہر قسم کے گناہ (علاوہ شرک کے) معاف کر دیتا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہو سکے تو یہ نماز روزانہ یا پھر ہر ہفتہ میں یا پھر ہر مہینے یا ہر سال یا پھر عمر میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد۔ رقم 1297۔ ج 2۔ ص 68)

گمراہی سے محفوظ رہنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَيْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ (مسلم ج17۔ص39)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے آگے سرِ تسلیم خم کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف جھکا اور تیری ہی مدد سے (باطل پرستوں سے) جھگڑا۔

اے اللہ! بے شک میں گمراہ ہونے سے تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔ تو ہی ایسا زندہ رہنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا، جبکہ تمام جن اور انسان ایک دن ضرور مر جائیں گے۔

اہم نکتہ

جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو راندہ درگاہ کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (ص۔۸۲)

ترجمہ: پس تیری عزت کی قسم میں تیرے سب بندوں کو بہکا کر رہوں گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''عزت اللہ تعالیٰ کی ایک خاص پُر تاثیر صفت ہے''۔

اس لئے مندرجہ بالا دُعا میں گمراہی سے بچنے کے لئے اللہ کی اسی صفت یعنی "عزت" کی پناہ طلب کی گئی ہے۔

اس لئے یقین ہے کہ جو شخص اس کے ذریعہ صدق دل سے یہ دُعا مانگا کرے گا، اللہ اس کو

گمراہ ہونے سے بچالے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں گمراہی سے بچائے۔ آمین۔

زندگی سے بیزار ہونے کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ (مسلم ج17۔ص7)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے اور مجھے وفات دے اس وقت جب میرے لئے وفات (موت) بہتر ہو۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

خبردار! کوئی شخص تکلیفوں اور مصیبتوں سے گھبرا کر موت کی تمنا نہ کرے، اگر بہت ہی پریشانی ہو تو مندرجہ بالا دعا کرے۔

ایک اور حدیث میں جو کہ مسلم میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص موت آنے سے پہلے موت کی تمنا نہ کرے۔

کیونکہ جب موت آگئی تو تمام امیدیں (سلسلہ اعمال) ختم ہوگئیں، اور (یاد رکھو) مومن شخص کی جتنی عمر بڑی ہوگی اُس کے لئے بہتر ہے۔

چند جامع اور اہم دُعائیں

1۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرہ۔ 201، بخاری رقم 118۔ ج6۔ ص87، مسلم ج17۔ ص13)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے

عذاب سے بچالے۔

اس دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ ربنا کی جگہ اللھم پڑھنا بھی ثابت ہے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے اور انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دعا مانگتے تو اس میں یہ دعا ضرور مانگتے۔

یہ ایک چھوٹی سی دعا ہے مگر اس میں دنیا وآخرت کی ہر بھلائی آ جاتی ہے۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

(طبرانی فی الکبیر ج2۔ ص33-34، مسند احمد 181/4 اس کی مکمل تخریج القول المبین صفحہ 778 پر دیکھیں)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے تمام کاموں میں ان کا انجام اچھا فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو اس دعا کو پڑھے گا اللہ اس کو بلاؤں میں مبتلا ہونے سے پہلے (خیریت سے) موت دیدے گا۔

3۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ (مسلم ج17۔ ص40)

ترجمہ: اے اللہ سدھار دے میرے لئے میرے دین کو جو کہ میرے تمام کاموں کا محافظ ہے اور میرے لئے میری دنیا کو سدھار دے جس میں میرا رہنا سہنا ہے اور سدھار دے

میری آخرت کو جہاں مجھے واپس جانا ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں زیادتی کا سبب اور موت کو میرے لئے ہر تکلیف سے نجات کا ذریعہ بنادے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ یہ دُعا بڑی جامع اور ہر قسم کی کامیابی کی ضامن ہے۔

4۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (بخاری رقم 78۔ ج 6۔ ص 67، مسلم ج 17۔ ص 30)

ترجمہ: اے اللہ! ہم سخت بلاؤں کے آنے، بدنصیبی اور ہر بُرے فیصلہ سے اور ہماری مصیبت پر دشمن کے خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مانگا کرو۔

5۔ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا اِلٰی طَاعَتِکَ (مسلم ج 16۔ ص 204)

ترجمہ: اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہیں جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیرتا ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا دُعا دلوں کو راہِ راست پر رکھنے کے لئے سکھائی ہے۔

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ (مسلم ج 17۔ ص 54)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری دی ہوئی نعمتوں کے ختم ہو جانے، تیری دی ہوئی عافیت کے زائل ہونے، تیری اچانک سزا اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا اکثر مانگا کرتے تھے۔ اسکی برکت سے نعمتیں اور خیر و عافیت زائل ہونے سے بچی رہتی ہے۔

7۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَةً نَقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ (طبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد ج10۔ ص182)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی ٹھیک ٹھاک موت اور (دنیا سے) ایسی واپسی مانگتا ہوں جس میں نہ کسی قسم کی رسوائی ہو نہ ندامت۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

8۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَاتُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا (ترمذی ج9۔ ص13 رقم 3386 تفسیر سورۃ المومنین)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں زیادہ دے اور ہمارے لیے کمی نہ آنے دے اور ہمیں عزت دے اور ہماری بے عزتی نہ ہونے دے اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں (دوسری قوموں پر) ترجیح دے اور (دوسروں کو) ہمارے اوپر ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر دے اور ہم سے راضی ہو جا۔

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی، وحی نازل ہو چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا مانگی۔

9۔ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

(ترمذی رقم 3714۔ ج9۔ ص319)

ترجمہ: اے اللہ! صحیح بات میرے دل میں ڈال اور مجھے میرے اپنے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ۔

تشریح: ایک شخص جبکہ وہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا جب واپس جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا:

اگر تو اسلام لے آئے تو میں تجھے ایسے دو کلمے بتاؤں گا جو تجھے فائدہ دیں گے۔ چنانچہ جب وہ اسلام لے آیا تو اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ جملے بتائیں کون سے ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جملوں والی یہ دُعا سکھائی۔

اس دُعا میں پہلی بات جس کا سوال کیا گیا ہے وہ صحیح اور درست خیال کا دل میں آنا ہے اور ظاہر ہے انسان کو جتنے بھی نقصان اور تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ غلط خیال پر عمل کرنے کا نتیجہ ہی ہوتی ہیں۔ جب دل میں خیال صحیح آئے گا جس کا اس دُعا میں سوال کیا گیا ہے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے گا تو یقیناً انسان نقصان اور تکالیف سے بچا رہے گا۔ نیز انسان کو غلط راستے پر ڈال کر جو چیز اس کو مصائب اور بلاؤں میں مبتلا کرتی ہے وہ انسان کی اپنے نفس کی شرارت (کمزوری) ہے جس سے اس دعا میں پناہ مانگی گئی ہے۔ گویا اس دُعا کی بدولت انسان ہر قسم کی تکالیف اور نقصان سے بچا رہتا ہے۔ دُعا ہے بھی بہت چھوٹی اور آسان۔

10۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَا ذَمِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ترمذی رقم 3751۔ج9۔ص353)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہے اور تیری پناہ مانگتے ہیں ہر اس بُرائی سے جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ تجھ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے تیرے ہی ذریعہ مقصد حاصل ہوتا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری ہی طرف سے ملتی ہے اور کوئی حیلہ اور تدبیر تیرے حکم کے بغیر کارگر نہیں ہوسکتی۔

تشریح: ایک صحابی ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگی ہیں جن میں سے ہم کچھ بھی یاد نہیں کر سکے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جس کے ذریعہ سے تمہیں وہ سب کچھ حاصل ہو جائے گا (جو میں مانگتا ہوں)۔

سُبْحَانَ اللّٰہ کتنا آسان نسخہ ہے ہر قسم کی بھلائی حاصل کرنے کا اور ہر قسم کی برائی سے بچنے کا۔ ہر شخص کو چاہیے کہ اس دعا کو یاد کر کے مانگا کرے تا کہ وہ دین و دنیا کی تمام کامیابیاں حاصل کر سکے۔

11۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادِتِکَ

(مستدرک حاکم الوائل ص129، مسند احمد 299/3، حلیۃ لاولیاء ج9۔ص223)

ترجمہ: اے اللہ! ہماری مدد فرما کہ ہم تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھی طرح عبادت کر سکیں۔

تشریح: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا

کہ تم چاہتے ہو کہ تم خوب اچھی طرح مانگا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ جی ہاں!

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا پڑھنے کو بتائی۔

یاد رہے کہ انسان بہت ہی کمزور واقع ہوا ہے۔ وہ نیکی کرنا بھی چاہے اور بُرائی سے بچنا بھی چاہے تو یہ اس کے بس کی بات نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس کو توفیق نہ دے۔ اس دعا میں جو تین چیزیں (یعنی ذکر الٰہی، شکر کرنا اور اچھی طرح عبادت کرنا) مانگی گئی ہیں۔ ان ہی پر دین ودنیا کی کامیابی کا انحصار ہے۔ جتنا زیادہ اس دُعا کو پڑھا جائے گا اتنی ہی زیادہ توفیقِ عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد یہی دُعا پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ اس لئے ہمیں بھی ہر نماز کے بعد اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی دُعا مانگتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے۔ اس لئے اس کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جو دُعا سکھائی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

(ابوداؤد رقم 1522۔ ج2۔ ص180)

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کرسکوں۔

اس لئے نماز کے بعد ہر شخص کو ان ہی الفاظ میں دُعا مانگنی چاہیے۔

12۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ (مستدرک حاکم ج1۔ ص320)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے ان باتوں کا سوال کرتے ہیں جن سے تیری رحمت یقینی ہو جائے اور ان کاموں کا جن سے تیری بخشش حاصل ہو اور ہر گناہ سے بچنے کا اور نیکی کو اپنانے کا اور جنت پا لینے اور دوزخ سے نجات کا۔

13۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَاوَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا

(مسلم ج 17۔ص 29۔الدعوات والتعوذ)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں کمزوری، سستی، بزدلی، کنجوسی، انتہائی بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے نفس (مجھ) کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو (یعنی مجھے) پاک صاف کر دے۔ تو ہی سب سے بہتر اس کو پاک صاف کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا (یعنی میرا) مالک اور کارساز ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے دل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو نہ بھرے (سیر نہ ہو) اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ تقویٰ وغیرہ حاصل کرنے کا بہترین عمل ہے اور قرآن مجید کی تصریح کے مطابق تقویٰ ہی دین اور دُنیا کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

اب میں گلہائے کتاب وسنت کی ترتیب کو اس حدیث پر ختم کرتا ہوں جس پر امام بخاری

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو ختم کیا ہے، جو قرآن مجید کے بعد دنیا میں سب سے صحیح اور معتبر کتاب مانی گئی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَهْ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانَ. ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانَ. حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمَانِ. سُبْحَانَ اللّٰهَ وَبِحَمْدِهٖ. سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم (مسلم ج17۔ ص19)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو کہنے میں آسان ہیں، وزن میں بھاری ہیں اور اللہ کو پیارے ہیں وہ کلمے یہ ہیں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ . سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم"

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّی وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلّٰی عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.



Rs. 800/-

A Translation Of The Great Quraan Into Idiomatic English With The Thematic Sequence Of The Surahs (Chapters)

Translated By:
Prof. (retd.) Muhammed Yaseen
English Department,
Govt. F. C. College, Lahore, Pakistan
Former Principal,
Ambala Muslim College, Sargodha, Pakistan

Pages: 1208 Size: 7.25x9.5
Quality Printing (Text 2 Colours)
60 Gms. Imported Offset Paper
Hard Binding with 4 Colours Dust Cover

THE LAST MESSAGE
(القرآن العظیم)



Rs. 125/-

A Biography Of
The Prophet Muhammed(s.a.w.s)
Written By:
Prof. (retd.) Muhammed Yaseen
English Department,
Govt. F. C. College, Lahore, Pakistan
Former Principal,
Ambala Muslim College, Sargodha, Pakistan

Pages: 144 size: 5.5x8.5
Quality Printing
Quality Local Paper 68 Gms.
Title 4 Colours 260 Gms. Art Card
Binding Paper Back

THE LAST MESSENGER
(آخری پیغمبرؐ)



Rs. 100/-

A Brief Survey Of Islam
Written By:
Prof. (retd.) Muhammed Yaseen
English Department,
Govt. F. C. College, Lahore, Pakistan
Former Principal,
Ambala Muslim College, Sargodha, Pakistan

Pages: 86 size: 5.5x8.5
Quality Printing
Quality Local Paper 68 Gms.
Title 4 Colours 260 Gms. Art Card
Binding Paper Back

A GLANCE AT ISLAM
(اسلام ایک نظر میں)



قیمت -/325

بچوں کے اسلامی نام رکھنے کے بارے میں
جدید تحقیق اور دلچسپ معلومات
مصنف : عبدالوحید شمسی

صفحات : 410 سائز: 5.5x8.5
اعلیٰ طباعت
اعلیٰ کوالٹی امپورٹڈ آفسٹ پیپر 80 گرام
مجلد 4 کلر خوبصورت ٹائٹل بمعہ ڈسٹ کور

آپ کا نام

ولایت سنز (پبلشرز)

کی منفرد اور دیدہ زیب معیاری کتب



















ISBN 969-8690-35-0

ولایت سنز (پبلشرز)

اسلامی کتب کی اشاعت کا معیاری ادارہ